REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۔ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ ۱۸

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۹ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ ۔ ۳ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۔ ۳ مئی ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان یکم ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۵ اپریل تک کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اس کے بعد کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق بھی کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان یکم ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ رانچی احمدیہ کانفرنس کے کامیاب اختتام کے بعد مورخہ ۲۹ اپریل کو واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ اور اہل و عیال سمیت خیریت سے ہیں الحمدللہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔

◎

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کا سانحۂ ارتحال

جماعتِ احمدیہ ایک نہایت زیرک فعّال اور انتھک ذمہ دار ہستی سے محروم ہو گئی

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک اور بہت بڑا صدمہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ○

بدر کے گزشتہ شمارہ میں احبابِ کرام تک نہایت دکھ اور افسوس بھری یہ خبر پہنچائی جا چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی فاضلِ اجل حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلف الرشید حضرت سید میر داؤد احمد صاحب بعمر ۴۹ سال ۲۴/۲۵ اپریل کی درمیانی رات کو دو بجکر پینتالیس منٹ پر ہزاروں افراد کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

حضرت میر صاحب جو بی اے ہونے کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل تھے اپنے واجب الاحترام باپ کی طرح نہایت زیرک اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار تھے۔ اپنے ایامِ شباب ہی سے سلسلہ کے مختلف ذمہ دار عہدوں پر فائز رہے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو اس خوش اسلوبی سے نبھایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنی دامادی کا شرف عطا فرمایا۔ اور اپنی صاحبزادی محترمہ امۃ الباسط صاحبہ سے شادی کر دی۔ اور اس طرح حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ کا فرزند رشید، حضرت پیر منظور احمد صاحب لدھیانوی کا نواسہ جو نسباً پہلے ہی نور تھا اپنے صہری نور کے ساتھ نورٌ علیٰ نور ہو گیا۔

جواں سال جواں ہمت حضرت میر داؤد احمد صاحب نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ سلسلہ عالیہ کی خدمات میں یوں صرف کیا اور اپنے مفوضہ فرائض کو اس شان سے ادا فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بھی منظورِ نظر ہو گئے۔ اور حضور نے انہیں اپنے ایک خاص مشیر و معتمد کی حیثیت سے ہمیشہ اپنے سفروں میں اپنے ساتھ رکھا۔ آپ کو جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کی حیثیت سے دیکھا تو ایک عجیب ممتاز پوزیشن آپ کی نظر آتی ہے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ کا نہایت ذمہ دارانہ نظم و نسق ہی نہیں سنبھالا بلکہ جامعہ کو ہر لحاظ سے ترقی دی۔ اور جامعہ کی نئی بلڈنگ تو آپ کا ایک سنہری کارنامہ ہے۔ جلسہ سالانہ کے افسر کی حیثیت سے آپ کو دیکھا جائے تو ایک عجیب شان نظر آتی ہے۔ جلسہ کے موقع پر ایک لاکھ کے قریب مہمانوں کے قیام و طعام وغیرہ کے انتظامات کی کمیت کو حقیقی طور پر وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو اس کا اندازہ لگا سکتا ہو۔ لاکھ سوا لاکھ کی تعداد کوئی معمولی تعداد نہیں لیکن حضرت میر صاحب نے سالہا سال تک یہ ڈیوٹی اتنی احسن طور پر ادا کی کہ آپ کی گوناگوں مصروفیات کو دیکھنے والوں کو رشک بھی آتا تھا اور رحم بھی!

یہ مستقل فرائض اپنی جگہ تھے اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام آپ کے سپرد تھا یعنی ناظر خدمتِ درویشاں ہونے کی حیثیت سے آپ نے تقریباً آٹھ سال تک بڑی ہی بالغ نظری کے ساتھ یہ کام انجام دیا۔ بروقت رہنمائی اور ہر درویش کے ساتھ ذاتی تعلق ایسا کہ سب آپ کو اپنا ہی سمجھتے تھے۔ سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اب دوسری مرتبہ درویشوں نے محسوس کیا ہے کہ وہ یتیم ہو گئے ہیں۔ ایک روحانی بزرگ کی طرح درویشوں کی دلداری اور چشم پوشی اور حوصلہ افزائی آپ کا ایک خاص وصف تھا۔

۲۶ کی صبح کو جب یہ اندوہناک خبر محلہ احمدیہ میں ۹½ بجے پہنچی تو سارا محلہ غم و اندوہ میں ڈوب گیا۔ اور درویش جوق در جوق حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کی خدمت میں اور خواتین حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی خدمت میں تعزیت کے لئے حاضر ہونے لگے۔ ہر گھر میں غم کا تسلط تھا۔ اور ہر شخص نے سمجھا کہ اُسے ہی سب سے زیادہ دکھ ہوا ہے۔ اور وہ سب ایسا سمجھنے میں حق بجانب تھے۔ جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہنگامی اجلاس طلب فرما کر تعزیتی قرارداد پاس کروائی جو بدر کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے۔

افسوس کہ ہمارے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اس روز قادیان میں موجود نہ تھے آپ رانچی (بہار) کی احمدیہ کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ آپ کی خدمت میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے تار کے ذریعہ یہ اندوہناک خبر پہنچائی گئی۔ اور آپ ۲۹ اپریل کو واپس قادیان تشریف لے آئے آپ کی واپسی پر حضرت میر صاحب کی وفات کا درد پھر تازہ ہو گیا۔ اور تمام درویشان نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر تعزیت کی۔

یوں تو روحانی جماعتوں میں اس قسم کے ہمہ صفت موصوف ذمہ دار افراد کی موت کے خلا کو پُر کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہوتا ہے۔ لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ حضرت میر صاحب جیسے باعظمت فرد کی وفات بہر حال جماعت کے لئے بہت بڑے صدمہ کا باعث ہوا کرتی ہے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین صاحبزادیاں ایک صاحبزادہ اور اپنی مغموم بیگم محترمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کے علاوہ ایک وسیع خاندان چھوڑا ہے۔ آپ کے چھوٹے بھائی محترم سید محمود احمد صاحب جامعہ احمدیہ میں پروفیسر ہیں۔ اور منجھلے بھائی سید مسعود احمد صاحب ڈنمارک میں ہیں اور خدا کے فضل سے سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

ہم اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام مقدس افراد بالخصوص محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نیز حضرت میر صاحب کے بچوں اور دوسرے تمام افراد کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام بخشے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

ہم نے آپ کی آواز سُن لی ہے

ہم نہایت صمیمِ قلب کے ساتھ ان جذبات و احساسات کے قدر دان ہیں جو معاصر "الجمعیۃ" ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء نے اپنے ہفتہ وار ایڈیشن میں دل کی گہرائی سے نکال کر صفحۂ قرطاس پر منتقل کئے ہیں۔ نبض شناسی کی یہ ایک بہت ہی خوش آیند اور امید افزا مثال ہے۔ اس قابلِ قدر اداریے میں عالمِ اسلام کے مرض کی صحیح تشخیص کے بعد ایک آزمودہ اور کار آمد نسخہ تجویز کیا گیا ہے جسے

"کوئی سُننے والا ہے جو سُنے !"

کے دردناک اور چونکا دینے والے عنوان کے تحت یوں درج کیا گیا ہے کہ

"کسی حقیقی اور نتیجہ خیز جد وجہد کی واحد شکل یہ ہے کہ ہم اپنی جد وجہد کا نمونہ وہاں سے لیں جب اسلام "دارِ ارقم" اور "ذو المجنہ" اور "کوہ صفا" کے مرحلہ میں تھا۔ ضرورت ہے کہ آج ایک ایسا دعوتی مرکز قائم کیا جائے جو جدید ترین ساز وسامان سے لیس ہو......"

یہ وہی نسخۂ کیمیا ہے جو چودہ سو سال قبل قرآنِ پاک نے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ..... الآیۃ کے حکیمانہ الفاظ میں بیان فرمایا تھا۔ اور اسی نسخہ کے طفیل قرونِ اولیٰ میں توحید کے علمبردار دارِ ارقم، ذوالمجنہ اور کوہِ صفا کی تحدید کو توڑ کر غیر محدود ہو گئے تھے۔ مگر دعوت و تبلیغ اور پھر شمشیر و سنان کے زمانوں سے گذر کر طاؤس و رباب کا دَور آگیا۔ اور اہلِ اسلام کی قوتِ عملیہ تنعم، تعیش اور تن آسانی میں دب کر مفقود ہو گئی۔ اور سارا عالمِ اسلام لہو ولعب اور رسوم و بدعات کے جنگل میں ایسا پھنسا کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

چمنستانِ اسلام پر خزاں کے بے پناہ تسلط کا یہی مایوس کُن دَور تھا جب امید کی ایک کرن ظلمتوں کے دبیز پردوں کو چیرتی ہوئی پھوٹی اور قادیان کی سرزمین سے ایک آواز بلند ہوئی کہ

"مجھے خدا تعالےٰ نے اِس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دینِ متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ مَیں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔" (برکات الدعا صفحہ ۲۴)

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں میں سے ہزاروں ہزار لوگوں کو اس آسمانی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ اپنی جانیں اور اپنے اموال لے کر حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ تاکہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا عظیم الشان کام سرانجام دے سکیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ساری دنیا سے منوا سکیں۔

احمدیت کی گذشتہ اسّی سالہ تاریخ اس پر شاہدِ ناطق ہے کہ بے شمار مشکلات و مصائب اور اپنوں اور غیروں کی مخالفتوں کے باوجود اس چھوٹی سی جماعت نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کے حکم پر اِس شان کے ساتھ عمل کیا کہ آج ساری دنیا اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہی ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے اسلام کی جو خدمت انجام دی ہے وہ ساری دنیا کے مسلمان مل کر بھی انجام نہیں دے سکتے۔ بلکہ بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بھی آج تک یہ کام نہیں کر سکیں۔

آج فی الواقع اسلام کو اپنے اِحیاء کے لئے ایسے مخلص خدام اور جاں نثاروں کی ضرورت ہے جو اپنی تمام دنیوی ضروریات اور خواہشات کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور خدا تعالےٰ کی توحید کی خاطر قربان کر کے ایک تنظیم اور اتحاد کے ساتھ میدانِ تبلیغ میں نکل کھڑے ہوں اور ہم معاصر "الجمعیۃ" کو یقین دلاتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک کروڑ افراد خدا کے فضل سے یہی جذبہ اپنے دلوں میں لئے، یہی جنون اپنے سروں میں سمائے شب و روز اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کریں گے کہ ہمیں آپ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ اور اس بات کا دلی صدمہ بھی ہے کہ آپ کی آواز صدا بصحراء ثابت ہوگی۔ کیونکہ آپ عقلمندوں اور فرزانوں کو آوازیں دے رہے ہیں۔ حالانکہ تبلیغ و اشاعت کا وہ کام جو دارِ ارقم، ذوالمجنہ اور کوہِ صفا کے ماحول میں انجام پایا تھا وہ تو دیوانوں نے انجام دیا تھا۔ اور آج بھی یہ کام فرزانوں کے بس کا نہیں بلکہ دیوانوں کے مقدر میں لکھا ہے۔ وہ دیوانے جو ایک جماعت ہوں۔ جو اپنے اندر غیر معمولی اجتماعیت رکھتے ہوں۔ جو ایک امام کے ہاتھ میں جمع ہوں۔ اور جو ایک آواز پر اُٹھ جاتے اور ایک آواز پر بیٹھ جاتے ہوں۔ جو اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کر سکتے ہوں۔ اور سالہا سال تک اپنے بیوی بچوں سے جدا اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اپنے وطنوں کو خیرباد کہہ سکتے ہوں۔

ہم بخدا دل سے چاہتے ہیں کہ دنیا کے ستر کروڑ مسلمان آپ کی اس آواز پر کان دھریں اور اس نسخہ کو آزمائیں جو آپ نے ـــــ بلکہ قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔ لیکن عالمِ اسلام کے انتشار و افتراق کو دیکھ کر اور ان کی بے عملی پر نظر کر کے ہمیں شبہ ہے کہ آپ کی اس آواز پر کوئی اور مسلمان کان دھرے گا۔ کیونکہ یہ کام تو اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ کی جماعت کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ اور یہی خدا کی تقدیر ہے جو آج مسیح موعود کی جماعت ـــــ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جو ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہے۔ جو تنظیم و اتحاد کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔ جو اپنے دلوں میں اسلام کی اشاعت کا درد اور اس اشاعت کے لئے قربانیوں کا بے پناہ جذبہ رکھتی ہے۔ اے کاش! ہمارے تمام مسلمان بھائی لوحِ تقدیر پر جلی قلم سے لکھے ہوئے اس نوشتہ کو پڑھ سکیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی خدمت و تجدید اور احیاء کے لئے کمربستہ ہو سکیں ـــــ!!

آج کاروانِ احمدیت بہت تیزی کے ساتھ فاصلوں کو قطع کرتا ہوا اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہر آنے والا دن کامیابیوں کا گراں قدر تحفہ ہاتھوں میں لئے اس کا استقبال کر رہا ہے۔ دارِ ارقم ذوالمجنہ اور کوہِ صفا کے مراحل کا راز اس جماعت نے پا لیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں اور اللہ تعالےٰ کے وعدے اس جماعت کے ساتھ ہیں۔ اور وہ وقت بالکل قریب نظر آ رہا ہے جب

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

کا ایمان افروز نظارہ ہوگا۔ کاش! ہمارے مسلمان بھائی ہمارا راستہ روکنے کی بجائے ہمارا ساتھ دیں اور اسلام کی رُوحانی فتح کا یقین اپنے دلوں میں سما کر اپنے عمل و کردار سے مومن بن جائیں۔ اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی جد وجہد میں ہمارا ہاتھ بٹائیں ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج !
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

(مسیح موعودؑ)

پس ہم معاصر کو یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ جس دعوتی مرکز کی آپ کو تلاش ہے وہ تو خدا کے فضل سے کب کا قائم ہو چکا ہے۔ آپ بدر کے اِسی شمارہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ اِس مرکزِ دعوت کا دائرہ کار دُنیا کے کناروں تک وسیع ہو چکا ہے ـــــ!!

(ف۔ ا۔ گ)

حضرت محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان کی وفات پر

جماعتوں اور افراد کی طرف سے تعزیتی تاریں

محترم حضرت سیّد داؤد احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان کی وفات پر درج ذیل جماعتوں اور احباب کی طرف سے بذریعہ تار محترم حضرت امیر صاحب مقامی اور خاکسار کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان سے تعزیت کی گئی ہے جس کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کے پسماندگان کی خدمت میں دی جا رہی ہے۔ ہم سب درویشان بھی احباب اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد

۱۔ سیٹھ محمد ادریس صاحب — یادگیر
۲۔ جماعت احمدیہ — سکندرآباد
۳۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی — حیدرآباد
۴۔ سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری — یادگیر
۵۔ بی۔ ایم بشیر احمد صاحب — بنگلور
۶۔ امیر جماعت احمدیہ — حیدرآباد
۷۔ امیر جماعتِ احمدیہ — یادگیر
۸۔ والدہ صاحبہ سیٹھ نثار احمد صاحب — یادگیر
۹۔ سیٹھ محمد الیاس صاحب مع فیملی — حیدرآباد
۱۰۔ امیر جماعت احمدیہ مع فیملی — یادگیر (از حیدرآباد)
۱۱۔ صدیق امیر علی صاحب — موگرال
۱۲۔ عبد الرحمٰن خان صاحب — بھدرواہ
۱۳۔ سیٹھ منیر احمد صاحب و نصیر احمد صاحب — کلکتہ

اپنے ارادوں کو بلند کریں اور اپنی نگاہ کو اونچا رکھیں کہ اسلام پھر غالب آئے گا

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی معرکۃ الآراء تصنیف "تفسیر کبیر" سے ایک اقتباس

سورۃ التکویر کی تفسیر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں :-

اِس سورۃ کا تعلق پہلی سورۃ بلکہ پہلی سورتوں سے یہ ہے کہ ان سورتوں میں غلبۂ اسلام اور قیامتِ کبریٰ کا ذکر تھا۔ اور اسلام کا غلبہ کم سے کم دو دفعہ مقدر تھا جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت دو دفعہ مقدر تھی۔ پس وہ قیامت جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہوئی تھی اس کے دو بڑے مظہر تھے جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور سورۂ جمعہ میں اس کا ذکر آتا ہے۔ پس ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں یہ قیامت آئی تھی اور ایک دفعہ تیرہ سو سال کے بعد یعنی آپؐ کے دورِ اوّل پر ایک ہزار سال تنزل کا زمانہ گذر جانے کے بعد آنی مقدر تھی۔ قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اسلام پر تنزل کا بھی ایک دور آنے والا تھا جیسا کہ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ (السجدہ ع۱) سے ظاہر ہوتا ہے۔ اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ امر اسلام کو آسمان سے زمین پر نازل فرمائے گا۔ پھر ایک ہزار سال کے عرصہ میں وہ واپس اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔ چونکہ احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترقی کا زمانہ تین قرن کا ہے اس لئے ہزار سال تنزل کے مل کر تنزل کا زمانہ ۱۳۰۰ ہجری پر ختم ہوتا ہے۔ یا اندازاً ۱۸۸۶ء کو* پس جب پہلے یہ بات بتائی کہ

اسلام کا غلبہ ہوگا

اور پھر اس پر ایک تنزل کا دور آئے گا۔ تو ضروری تھا کہ یہ بھی بتایا جاتا کہ اس تنزل کے بعد کیا ہوگا۔ تاکہ مسلمان دل برداشتہ نہ ہو جائیں اور ہمت ہار کر نہ بیٹھ جائیں۔

حدیثوں میں آتا ہے ابویاسر بن اخطب جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک مشہور یہودی عالم تھا۔ ایک دن کچھ اور یہود سمیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا جبکہ آپ سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات الٓمٓ ۝ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ پڑھ رہے تھے۔ وہ یہ سُن کر اپنے بھائی حُیَیّ ابن اخطب کے پاس گیا۔ اور اُسے کہا کہ مَیں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو الٓمٓ ذَالِكَ الْكِتَابُ پڑھتے سُنا ہے۔ وہ کہنے لگا کیا تم سچ کہتے ہو؟ اُس نے کہا ہاں۔ اس پر حُیَیّ کچھ اور لوگوں کو ساتھ لیکر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور کہا کہ کیا یہ درست ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا کلام نازل ہوا ہے جس میں الٓمٓ ۝ ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ۔ آتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ وہ کہنے لگا تو پھر ڈر کی کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کا غلبہ بھی ہوا تو کل اکہتّر سال رہے گا کیونکہ علم ابجد کے لحاظ سے الف کا ایک لام کے تیس اور میم کے چالیس عدد ہیں۔ کل ۷۱ سال ہوئے۔ یہ ۷۱ سال ہم کسی نہ کسی طرح کاٹ لیں گے۔ اس کے بعد آپ کا غلبہ نہیں رہ سکتا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے الٓمٓصٓ بھی الہام ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا تو خیر ابجد کے لحاظ سے المص کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس اور ص کے نوّے۔ کل ایک سو اکسٹھ سال ہوئے۔ یہ مدت پہلے سے زیادہ ہے مگر خیر کوئی زیادہ لمبا عرصہ نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے الٓرٰ بھی الہام ہوا ہے۔ کہنے لگا تو پھر دو سو اکتیس سال بن گئے۔ کیونکہ الف کا ایک لام کے تیس اور را کے دو سَو۔ آپ نے فرمایا اور سُن لو مجھ پر الٓمٓرٰ بھی الہام ہوا ہے۔ تب اس نے کہا کہ یہ تو پہلے سے بھی گراں اور لمبا عرصہ ہے۔ الف کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس اور را کے دو سَو ہوتے ہیں۔ کل دو سو اکہتر سال کا عرصہ ہوا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا یہاں سے چلو یہ معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے (فتح البیان ص۲۴) تو تنزّل کی پیشگوئیوں کو سُن کر دشمن بعض دفعہ یہ خیال کر لیتا ہے کہ اگر اس مذہب پر تنزّل ایک دن آنے ہی والا ہے تو کسی طرح

درمیانی زمانہ

کو ہم برداشت کر لیں گے۔ آخر وقت آئے گا کہ یہ زمانہ گذر جائے گا اور پھر ہمارے غلبہ کے ایام آجائیں گے۔ اسی لئے نبی کبھی تباہی کی خبر پر اپنے زمانہ کو ختم نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ساتھ ہی یہ خبر بھی دیتا ہے کہ میرے بعد ایک اور نبی آنے والا ہے جو تنزّل کے بعد پھر ترقی اور غلبہ کا دروازہ قوم کے لئے کھول دیگا۔ یوں تو ہمیشہ سے یہ قانون چلا آیا ہے کہ ترقی کے ساتھ ہی تنزّل کا دَور بھی وابستہ ہوتا ہے۔ لیکن نبی کبھی تنزّل کے زمانہ کی خبر دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے ساتھ ہی ایک نئے دَور کی بھی بشارت دیتا ہے۔ اور اس طرح بتاتا ہے کہ گو مَیں مر جاؤں گا مگر یہ سلسلہ کبھی مٹ نہیں سکتا۔ اگر درمیان میں عارضی طور پر کوئی تنزّل کا دَور بھی آیا تو پھر کفر پر دین کے غلبہ کے ایام آجائیں گے۔ اس طرح کفر کو اپنی ترقی سے ہمیشہ مایوس رکھا جاتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں کو تسلّی دی جاتی ہے کہ وہ مایوس مت ہوں۔ بلکہ اپنی ہمت کو مضبوط رکھیں۔ اپنے ارادوں کو بلند کریں۔ اور اپنی نگاہ کو اُونچا رکھیں۔ کہ اسلام پھر غالب آئے گا اور کفر پھر تباہی و بربادی کے گڑھے میں گریگا۔ یہی فرق

خدائی کلام

اور ایک غیر کے کلام میں ہوتا ہے۔ بھلا کوئی غیر یہ طاقت رکھ سکتا ہے کہ وہ غیر متناہی ترقیات کی خبر دے سکے۔ خدا ہی ہے جو غیب کا علم رکھتا ہے اور پھر ساتھ ہی اپنے منشاء کو پورا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ اور اپنے پیاروں کو اس سے اطلاع دیتا رہتا ہے تاکہ وہ اَور لوگوں تک ان باتوں کو پہنچا دیں۔ اور اس طرح پیشگوئیاں ان کے دلوں کی ڈھارس کا موجب بن جائیں۔

یوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی تنزّل کا دَور آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی تنزّل کا دور آیا۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی تنزّل کا دَور آیا مگر اس تنزّل کا انبیاء کی پیشگوئیوں میں ضرور ذکر ہوتا ہے تاکہ جب یہ زمانہ آئے تو اس وقت یہ تنزّل بھی نبی کی صداقت کا ثبوت بن جائے۔ اگر تنزّل بغیر کسی پیشگوئی کے آجائے تو لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔ لیکن اگر تنزّل آنے کی پہلے سے خبر موجود ہو تو مومن کہہ سکتے ہیں کہ یہ تنزّل بھی ہماری صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس تنزّل کی پہلے سے پیشگوئیاں موجود ہیں۔ لیکن اگر تنزّل کی ہی خبر ہو تنزّل کے بعد ترقی کی خبر نہ ہو تو یہ بھی دلوں کو مایوس کرنے والی بات ہو سکتی ہے۔ اسی لئے جہاں ایک طرف تنزّل کی خبر دی جاتی ہے تاکہ جب یہ دَور آئے تو خود تنزّل اپنی ذات میں انبیاء کی صداقت کا ایک ثبوت ہو۔ وہاں تنزّل کے بعد ایک ترقی کی بھی خبر دی جاتی ہے تاکہ مسلمانوں کو اطمینان رہے۔ اور کفر اپنی دائمی سربلندی کی کبھی امید نہ رکھے۔ اگر یہ ترقی کسی نبی سے وابستہ ہو تو اس نبی کی خبر دی جاتی ہے اور اگر کسی شخص سے وابستہ ہو تو اس کی خبر دی جاتی ہے۔ بہر حال یہ

ایک عظیم الشان گُر

ہے جو دلوں کو بڑھانے اور ان کو ڈھارس دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔ میرا اس کے متعلق ذاتی طور پر ایک بڑا زبردست تجربہ ہے۔ مَیں نے اپنی کتاب "دعوۃ الامیر" میں اِس نکتہ کو بیان کیا ہے کہ اسلام پر آج جو مصیبت آئی ہوئی ہے اس کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کلام میں تفصیلاً موجود ہے۔ اور جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اس تنزّل کی خبر دے چکے ہیں۔ بلکہ اس تنزّل کے بعد ایک ترقی کے دَور کی بشارت بھی آپؐ سُنا چکے ہیں۔ تو مسلمانوں کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ تنزّل جتنا بڑھتا چلا جائے ہم کہیں گے کہ اِس سے اسلام کی تکذیب ہونے کی بجائے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ آپ کے کلام میں ان کا پہلے سے ذکر موجود ہے۔ قرآن کریم میں اس کی مثال بھی پائی جاتی ہے چنانچہ سورۂ احزاب میں ذکر آتا ہے کہ جب کفار کے لشکر

---

* حاشیہ :- ۱۸۸۶ء اس طرح پر بنتا ہے کہ ۱۳۰۰ ہجری سالوں کو شمسی سالوں میں تبدیل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ۶۲۲ء میں ہوئی اور ۱۳۰۰ ہجری سالوں کے شمسی سال ۱۲۶۴ بنتے ہیں۔ جب ان دونوں کو ملایا جائے تو ۱۸۸۶ء ہوتے ہیں۔ یا کسروں کو نکال دیا جائے تو ۱۸۸۵ء۔ اور ۱۸۸۶ء ہی وہ سال تھا جب بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی فتح کا علم دیا گیا اور آپؑ کے ذریعہ سے ایک سلسلہ کی جو اسلام کی بنیاد کو مضبوط کرنے والا ہوگا خبر دی گئی۔ اور یہ اطلاع بھی دی گئی کہ آپؑ کی نسل سے ایک ایسا لڑکا بھی پیدا ہوگا جو نَو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا جس کے ذریعہ سے اسلام کی شہرت دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ اور وہ لڑکا اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق یہ راقم السطور ہی ہے جس کی خبر ۱۸۸۶ء کے شروع ہی میں دی گئی جو قرآنی پیشگوئی کی مصدق اور اس کو پورا کرنے والی ہے۔ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ لَا يُسْأَلُ عَنْهُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ؏

سلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو گئے اور منافقوں نے طعنے دینے شروع کر دیئے۔ کہ دنیا کی فتوحات کے وعدے کہاں گئے۔ تو اس وقت مومنوں کے ایمان اور بڑھ گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (الاحزاب ع ۱۹) یعنی اس کی خبر تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے سے دے چکے تھے۔ اِس لئے ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ خدا کے مُنہ کی بات پوری ہوئی۔ غم اور فکر کی کونسی بات ہے۔ تو دیکھو اس وعدہ کی وجہ سے وہ ڈرے نہیں لیکن اگر یہ وعدہ نہ ہوتا تو بہت ممکن تھا کہ وہ گھبرا جاتے پس وہی چیز جس کو دشمن ڈرانے کے لئے استعمال کرتا ہے اسی میں ایمان کی مضبوطی کا سامان اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ جب خدا نے اس تنزّل کی خبر دی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ بات موجود تھی تو پھر میرے لئے اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے۔

غرض مُومن کے لئے اُن ابتلاؤں میں جو خدائی پیشگوئی کے ما... آئیں بڑی بھاری طاقت ہوتی ہے کیونکہ اُن ابتلاؤں اور اُن مصیبتوں اور اُن دُکھوں سے اللہ تعالیٰ کی باتیں پُوری ہوتی ہیں۔ اگر وہ ابتلاء نہ آئیں تو وہی دشمن جو اِن ابتلاؤں کو اسلام کے جھوٹا ہونے کی دلیل قرار دیتا ہے جھٹ یہ کہنے لگ جائے کہ تمہارے نبی نے تو یہ یہ خبر دی تھی مگر اب تک پوری نہیں ہوئی۔ لیکن جب وہ خبر پُوری ہو جاتی ہے۔ جب پیشگوئیوں کے مطابق ایک تنزّل کا دَور آجاتا ہے تو اسی کو مذہب کے جھوٹا ہونے کا ثبوت قرار دیتا ہے۔ حالانکہ یہ صداقت کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہ اس نبی کی راستبازی کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہ کفر کی شکست کا ثبوت ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے ترقی کے متعلق خدا تعالیٰ کی بات پُوری ہوئی۔ تنزّل کے بارہ میں بھی خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔ اور یہی ثابت کرنا مذہب کا اوّلین کام ہوتا ہے۔ پس یہ

ایک بڑا بھاری نکتہ

ہے جس کو سمجھ لینے کے بعد زمانہ تنزّل میں بھی انسان کا ایمان کبھی متزلزل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا قدم ایک مضبوط چٹان پر قائم رہتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرا مذہب بہرحال سچا ہے۔ غلبہ کے ایام میں بھی وہ سچا تھا اور تنزّل کے ایام میں بھی وہ سچا ہے۔ کیونکہ اس تنزّل کی وہ پہلے سے خبر دے چکا تھا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہ سمجھا اور وہ مایوسی کا شکار ہو گئے۔ مَیں نے اپنی کتاب دعوۃ الامیر میں اس ... کو ایک حد تک تشریح سے بیان کیا ہے۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اسلام کے تنزّل کی خبریں بھی اپنے اندر اسلام اور قرآن کی صداقت کا ثبوت رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان خبروں کا قرآن اور حدیث میں تفصیل سے ذکر آتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی اسلام صرف

تنزّل کی خبر پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس نے یہ خبر بھی دی ہوئی ہے کہ اس زمانہ تنزّل کے بعد اسلام پھر اپنے کمال کو پہنچے گا۔ پھر کُفر اپنے منہ کے بل گرے گا اور پھر ساری دنیا پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کا غلبہ ہوگا۔ پس یہ تنزّل اپنے اندر ایک ترقی کی بشارت رکھتا ہے۔ اور یہ تاریکی ایک سورج کے نمودار ہونے کی خبر دے رہی ہے۔ اور جب حالت یہ ہے تو مسلمان کیوں مایوس ہیں۔ اور کیوں وہ خدائی وعدوں کے مطابق غور نہیں کرتے کہ وہ آسمانی روشنی کہاں ظاہر ہوئی اور اس ظلمت کے پردے چاک کرنے والا سورج کس جگہ طلوع ہوا ہے۔

اسی سلسلہ میں مَیں نے اُوپر ذکر کیا ہے کہ اس بارہ میں مجھے

ایک عجیب تجربہ

ہوا ہے۔ سرحد کے ایک رئیس چوہدری فقیر محمد صاحب اگزکٹو انجینئر تھے۔ وہ ایک دفعہ دہلی میں مجھے ملے۔ اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم چار بھائی ہیں جن میں سے دو بھائی غیر احمدی ہیں اور دو بھائی احمدی ہیں۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا کہ مَیں ابھی تک آپ کی جماعت میں داخل نہیں ہوا۔ مَیں نے ان سے کہا کہ آپ کیوں احمدی نہیں ہوئے۔ کیا آپ کو احمدیت کی صداقت کے متعلق کوئی شبہ ہے؟ ان کی طبیعت میں مذاق تھا وہ میرے اس سوال کے جواب میں کہنے لگے کہ مجھے تو ابھی تک احمدیت پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہم پورا پورا انصاف کرنے کے عادی ہیں۔ روپیہ میں سے اٹھنّی ہم نے آپ کو دے دی ہے۔ اور اٹھنّی دوسرے مسلمانوں کو دے دی ہے۔ مَیں نے بھی اُن سے مذاقاً کہا کہ خان صاحب! ہم تو اٹھنّی پر راضی نہیں ہوتے۔ ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے تو پھر اپنی توجہ سے لے لیجئے۔ مَیں نے کہا ہماری کوشش تو یہی ہے

اللہ تعالیٰ جب چاہے گا

بقیہ اٹھنّی بھی مل جائے گی۔ وہ اس وقت مع اہل و عیال انگلستان کی سَیر کو جا رہے تھے۔ میری اس بات کو سُن کر انہوں نے کہا کہ خان محمد اکرم خان صاحب چارسدہ والے میرے بھائی ہیں انہوں نے آپ کی بعض کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی ہیں۔ مَیں نے ان سے کہا بھی ہے کہ مَیں تو وہاں سَیر کے لئے جا رہا ہوں۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا کہاں موقع ہوگا۔ مگر وہ مانے نہیں۔ اور زبردستی میرے ٹرنک میں انہوں نے کتابیں رکھ دیں۔ مگر اب تک مجھے پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ولایت چلے گئے۔ ابھی تین مہینے ہی گزرے تھے کہ مجھے ایک چٹھی پہنچی۔ اس کے شروع میں ہی یہ لکھا تھا کہ مَیں اصل مطلب لکھنے سے پہلے آپ کی شناخت کے لئے یہ لکھنا چاہتا ہوں کہ مَیں وہ ہوں جو آج سے تین ماہ پہلے دہلی کے شاہی قلعہ میں آپ سے ملا

تھا اور مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم نے

پُورا پُورا انصاف

کیا ہے۔ اٹھنّی آپ کو دے دی ہے اور اٹھنّی غیر احمدیوں کو دے دی ہے جس پر آپ نے کہا تھا کہ ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ سو آپ کے حکم کے مطابق اب ایک اور چونی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اور اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے اسی مضمون کی طرف جس کا مَیں ابھی ذکر کر چکا ہوں اشارہ کیا اور لکھا کہ جب مَیں ولایت میں آیا اور مَیں نے مختلف مقامات کی سَیر کی تو گو مَیں پٹھان ہوں اور مذہبی جوش میرے دِل میں موجود ہے۔ مگر کُفر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر میرا دل پژمُردہ ہوتا چلا گیا اور مَیں نے کہا کہ اسلام اس قدر گر چکا ہے اور کفر اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ اب بظاہر اسلام کے پنپنے اور کفر کے سرنگوں ہونے کا دُنیا میں کوئی امکان نہیں۔ اسلام مر چکا ہے۔ اب اس کے زندہ ہونے کی امید ایک واہمہ سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتی۔ یہ خیالات تھے جو میرے دِل پر غالب آتے چلے گئے۔ اور اس قدر میرے دِل میں مایوسی پیدا ہوئی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب اسلام دُنیا پر غالب نہیں آسکتا۔ ایک دِن میرے دِل پر اس خیال کا بے انتہاء اثر ہوا۔ اور حالتِ مایوسی میں مَیں نے کہا آؤ اِن کتب کو پڑھ کر دیکھو جو میرے بھائی نے میرے ٹرنک میں رکھ دی تھیں۔ چنانچہ پہلے "اسلامی اصول کی فلاسفی" نکلی اور اُسے مَیں نے پڑھا۔ اس کے بعد آپ کی کتاب "دعوۃ الامیر" نکلی اور اُسے مَیں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے اس کتاب میں وہی ذکر آگیا جس نے میرے دِل میں انتہائی طور پر مایوسی پیدا کر دی تھی۔ یعنی اسلام کے تنزّل اور اس کے ادبار کا اس میں ذکر تھا۔ مگر ساتھ ہی بتایا گیا تھا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے تنزّل کے متعلق یہ پیشگوئی کی تھی جو پُوری ہو گئی۔ وہ پیشگوئی کی تھی جو پوری ہو گئی۔ غرض یکے بعد

دیگرے اسلامی تنزّل کے متعلق کئی پیشگوئیاں تھیں جو پڑھنے میں آئیں اور جو واقعہ میں پُوری ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی ترقی کے متعلق رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو گئیں جو اسلام کے تنزّل کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں تو وہ پیشگوئیاں کیوں پوری نہیں ہوں گی جو اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق ہیں۔ مَیں نے جب یہ مضمون پڑھا تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ مایوسی میرے دل سے جاتی رہی۔ امید جگمگا اٹھی۔ اور مَیں نے فیصلہ کیا کہ اب مَیں اس وقت سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں جاؤں گا جب تک آپ کو اپنی بیعت کا خط نہ لکھ لوں۔ چنانچہ سونے سے پہلے میں یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں میری بیعت کو قبول کیا جائے۔

غرض

سچّی بات یہی ہے

کہ جب وہ تکلیفیں اور وہ دُکھ جو اسلام اور مسلمانوں پر آئے اُن کے متعلق یہ معلوم ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان تمام تکالیف کی خبر پہلے سے دے چکے ہیں تو ان تکالیف میں بھی راحت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور انسان سمجھتا ہے کہ جیسے تنزّل کی خبریں پوری ہو گئیں اِسی طرح ایک دن اسلام کے غلبہ کی پیشگوئیاں بھی پوری ہو جائیں گی۔ اِسی طرح اگلی قیامت کا بھی اِن پیشگوئیوں کے پُورا ہونے سے ثبوت مِل جاتا ہے کیونکہ جو خدا اس جہان میں مُردہ روحوں کا احیاء کر سکتا ہے وہ اگلے جہان میں کیوں نہیں کر سکتا۔ اگر اس دُنیا کی رُوحانی موت اور اس کا احیاء پیشگوئیوں کے مطابق ہو سکتا ہے تو

اگلے جہان میں

بھی مُردوں کا احیاء پیشگوئیوں کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم جزچہارم نصف اوّل ص ۱۹۴/۱۹۸)

مرمّت مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمّت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تختگاہِ رسُول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احبابِ جماعت اللہ تعالےٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمّت مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قسط نمبر ۵

دورِ جدید کا چیلنج اور "اسلام" یعنی احمدیت

اسلام کا کامل عالمگیر اور جامع تصورِ زندگی اور پیغام

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی ناظر تالیف و تصنیف قادیان

تیسرا امر قابلِ توجہ یہ ہے کہ دنیا کو تلاش ہے ایسے تصورِ زندگی کی جو انفرادیت و اجتماعیت نیز مادی اور روحانی انداز میں ہم آہنگی کی راہ دکھا سکے اور دنیا کو راہِ امن کی طرف لا سکے۔

قبل ازیں ہم یہ امر واضح کر چکے ہیں کہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا جملہ کام اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپؑ کے نئے خاندان، اولاد اور آپؑ کی پیدا کردہ جماعت سے وابستہ کر رکھا ہے۔ اپنی زندگی میں حضورؑ نے یہ کام بخوبی سرانجام دیا اور ضرورتِ زمانہ کو پورا فرمایا اور اپنے بعد کے لئے فرمایا کہ

اوّل :- میری اولاد اور جماعت اس کام کو سرانجام دے گی۔ آپؑ نے ایک زبردست پیشگوئی اپنی اولاد اور خاندان اور موعود لڑکے کے بارے میں نیز جماعت کے لئے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کے ذریعے شائع فرمائی جس کا ذکر اخبار بدر ۲۶ فروری کے پرچہ میں کسی قدر تفصیل سے گزر چکا ہے۔ اس میں اس خاص لڑکے کے متعلق بالخصوص اس کام کے بارے میں جو ذکر ہے اسے ہم پھر دہرا دیتے ہیں

اغراض و مقاصد نشان پسرِ موعود

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا، تا

(۱) "وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں"

(۲) اور تا "دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

(۳) اور تا "حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے"

(۴) اور تا "لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں"

(۵) اور تا "وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں"

(۶) اور تا "انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔"

(۷) "اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"

(۸) "وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"

(۹) "وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

(۱۰) "وہ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔"

(۱۱) "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا"

(۱۲) "قومیں اس سے برکت پائیں گی"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ وہ موٹی موٹی خاص اغراض ہیں جن کے پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپؑ کو اولاد عطا فرمائی۔ بالخصوص وہ موعود لڑکا جس کا نام محمود الہام میں بتایا گیا تھا۔ اور جس کے متعلق بتایا تھا کہ وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ قرآنی علوم کے ذریعے باطل علوم کو شکست دے گا۔ اور مخالفِ اسلام چیلنجوں کا وہ مجسم جواب ہو گا۔ وہ قرآنی حقائق و معارف کے ذریعہ سے سب کو شکست دے گا۔ اور اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرے گا۔

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ :-

"اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈال سکتی ہیں۔ بلکہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کی مزاحم ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ دراصل اپنے اکثر زوائد کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم نہیں ہے۔ قرآنی تعلیم لوگوں کے دلوں سے ایسے مٹ گئی کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھایا گیا۔ وہ ایمان جو قرآن نے سکھلایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں۔ وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں ہاں یہ سچ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ انہی معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا پھر انہی حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہو گا"

نیز حضور فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی ایسی تفسیر تیار کرنا

"یہ میرا کام ہے۔ دوسرے سے ایسا ہرگز نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے"

سوم۔ ایسا ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں اپنے فرقہ کے لوگوں کے آئندہ اسلامی علمی کارناموں و نورانی نشانوں و سچائی کے دلائل و امتیازات کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے اعلان فرمایا تھا

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا"

پس باطل تہذیبوں کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی اولاد اور جماعت کو علم و معرفت۔ سچائی کے انوار۔ دلائل اور نشانات عطا فرمائے ہیں جو سب پر بھاری ہیں۔ یہ ایسا آسمانی اسلحہ و گولہ بارود اور الٰہی ایٹم و ہائیڈروجن بم ہیں جن کے سامنے کوئی مذہب اور تہذیب نہیں ٹھہر سکتی۔

چہارم۔ فرمایا :-

"اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۲، ۲۳)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ مغربی تہذیب ھباءً منثوراً ہو کر رہ جائے گی۔ اور اسلامی احمدی تہذیب اس کی جگہ لے لے گی۔ لہٰذا اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ احمدیت نے آ کر اس خوف و مرعوبیت کو دور کر کے اسلام کا رعب اہلِ مغرب پر ڈال دیا ہے اور وہ اس سے لرزاں و ترساں ہیں۔ جب تک دیگر مسلمان تحریکِ احمدیت کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور اسے قبول نہ کریں گے وہ مخالف تحریکوں سے ہمیشہ مرعوب و مغلوب رہیں گے۔ مگر احمدی اسلامی تحریک سب تحریکوں و تہذیبوں کو کھا جائے گی۔ اور ان کو دنیا سے نیست و نابود کر کے ان کو بہتر تہذیب و تصورِ زندگی دے گی جس سے وہ ہمیشہ کے لئے مالا مال ہو جائیں گے ؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح حضور کے اس پسرِ موعود "فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء" مصلح موعود محمود خلیفۂ ثانی نے مذکورہ پیشگوئیوں اور کشف مندرجہ ازالہ اوہام کے مطابق ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس لنڈن میں جو آل مذاہب کانفرنس تھی اپنے لیکچر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں جو قریباً تین صد صفحات پر مشتمل ہے مشرقی و مغربی تہذیب کے امراض اور ان کے اسباب کے پیشِ نظر ان کی روک تھام اور علاج کے لئے کامیاب تدابیر و تجاویز از اسلام کا اعلیٰ تصورِ زندگی اور کامل راہِ امن و تعلیم جو انفرادیت اور اجتماعیت نیز مادی اور روحانی اقدار میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے بیان کر کے جملہ مذاہب و تہذیبوں و تحریکوں پر اسلام کی برتری و فوقیت ثابت کر دکھائی اور اس کے نتیجہ میں خراجِ تحسین حاصل کیا۔ یہ لیکچر بھی پہلی کتب و لیکچر کی طرح لاثانی اور قابلِ دید ہے۔ وہ اسلام کے حسن و جمال کا بے نظیر آئینہ ہے۔ جوں جوں یہ مذکورہ کتب دنیا میں پھیلتی جاتی ہیں دنیا کے لئے حقیقی راہِ امن اور اعلیٰ تصورِ زندگی و روشن ابدی حیات کے دروازے کھولتی جاتی ہیں۔ اور ان سے بے چین روحیں تسکین پا رہی ہیں اور پیاسی روحوں کے لئے "آبِ حیات کے چشمے" ثابت ہو رہی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کتاب میں ہر لحاظ سے اسلامی تعلیم کو کامل جامع اور عالمگیر حیثیت میں پیش فرمایا ہے اور اسے زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا اور امن کے قیام کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔

پس دنیا کی بیماریوں کا علاج اور دنیا کے لئے اعلیٰ و برتر پیغام و دستور العمل و تصورِ زندگی سمجھنے اور موازنۂ مذاہب کرنے والوں اور حق کے متلاشیوں و طالبوں کے لئے یہ کتاب

تعجب نما ہیں۔

ان کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا لیکچر یعنی اسلام کا اقتصادی نظام ہے۔ اور لیکچر جلسہ سالانہ یعنی نظام نو ہے نیز قرآن کریم کا با محاورہ سلیس اور بامعنی و پُر تفسیر مکمل ترجمہ تفسیر صغیر کے نام سے نکل چکا ہے اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم کی مفصل تفسیر تفسیر کبیر کے نام سے مع دیباچہ دس جلدوں میں نکل چکی ہے۔ جو اچھوتے اور نئے زاویہ انداز کی حامل ہے۔ جو عقلی فکری لغوی روحانی اور علمی پہلوؤں پر حاوی ہے۔ اور مختلف تہذیبوں بالخصوص مغربی تہذیب کی امراض کے علاج کا زبردست شاہکار ہے۔ جو اپنے وقت کی اچھوتی تفسیر قرآن اور الم نشرح بیان ہے۔ الغرض اسلام کی طرف سے مغربی تہذیب کے خطرات و امراض کا علاج تنقیدی طور پر پیش کیا جا چکا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ اب دنیا میں یہ اسلامی تصور پہنچے گا اور غالب آئے گا۔ اس تفسیر کی جلدیں پیاسی دنیا کے لئے آبِ حیات کے وہ چشمے ہیں جن کی خبر صحفِ انبیاء بالخصوص مکاشفۂ مسیح میں دی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو ۲۲باب۔

ہم اس جگہ تفسیرِ کبیر کی بعض خوبیوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں تا حقیقت ہمارے بھائیوں کے سامنے کھل کر آ جائے۔ تفسیر کبیر میں حسب ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

یہ تفسیر صحیح و حقیقی اصولِ تفسیر کے تحت لکھی گئی ہے۔ یعنی

۱۔ اس میں قرآن کریم کے دوسرے مقامات القرآن یفسر بعضہ بعضاً کے تحت ملحوظ رکھے گئے ہیں۔

۲۔ سنتِ نبوی کے مطابق ہے

۳۔ احادیثِ صحیحہ سے مدد لی گئی ہے۔

۴۔ صحابہ کرام کے اقوال پیش نظر ہیں

۵۔ سلف، صالحین محققین کے الفاظ بھی پیش نظر ہیں۔

۶۔ صحیح تاریخ کے مطابق ہے۔

۷۔ معنوں کے حل کے لئے لغت ملحوظ ہے بالخصوص عیسائیت پر اتمام حجت کیلئے عیسائی لغات پیش نظر رکھی گئی ہیں اور ان کو مقدم کیا گیا ہے۔ ایسا ہی محاوراتِ زبان اور اس کے اصول و قواعد کے مطابق معنی کئے گئے ہیں۔

۸۔ سائنس و قانونِ قدرت جو کہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ اس کے قول قرآن کریم کو اس کے مطابق ثابت کیا گیا ہے۔

۹۔ یہ تفسیر فلسفیانہ و حکیمانہ ہے۔ علل اسباب۔ حکمت۔ غایت و مقصود و اغراض و مقاصد احکام کا ذکر ہے۔

۱۰۔ عقلی تخلیل و استخراج بھی ہے۔ مجتہدانہ و محققانہ جدت موجود ہے۔ نیا اسلوب بیان و جدید نہج و طرز ہے۔

۱۱۔ یہ تفسیر تعبیری بھی ہے جب ضرورت آیات کی تفسیر میں تعبیر الرؤیا سے بھی کام لیا گیا ہے۔

۱۲۔ علوم ظاہری و باطنی کا وسیع و عریض فیضان ہے۔ اچھوتے علوم و معارف حقائق و دقائق و اسرار۔ کلام الٰہی کے نکات۔ و انوار اور عجیب و غریب مطالب اور خارق عادت انکشافات ہیں جن کا مقابلہ کرنا ناممکن ہے۔ بہت سی باتیں لدنی ہیں جو کسی تفسیروں میں موجود نہیں۔ اسلام کا شرف و کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو فیضان آپؓ پر نازل فرمایا تھا اس کی برکت و قوت سے آپؓ نے بار بار تکرار مخالفین کو للکارا مقابلہ پر بلایا چیلنج دئے۔ مگر کوئی بھی ماں کا جایا سامنے نہ آیا۔ قرآن کریم کے تراجم بھی اس غرض کو پورا کرنے کے لئے شائع فرمائے اور دنیا کی مشہور زبانوں میں پھیلائے

۱۳۔ اردو ترجمہ اچھوتا۔ با محاورہ سلیس سادہ و آسان مطالب خیز ہے۔ آیات و ترجمہ کے ساتھ نمبر دئے گئے ہیں اور تفسیر کبیر میں ہر آیت اور اس کا ترجمہ الگ ہے۔

۱۴۔ اس میں زبردست پیشگوئیوں کا بیان بھی ہے۔ بالخصوص واقعات ماضیہ کو پیشگوئیوں کے رنگ میں پورا ہوتے دکھایا گیا ہے

۱۵۔ اس میں منطقی اصول کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۱۶۔ ناسخ و منسوخ کی بحث و تخصیص و تعمیم کا ذکر بھی ہے۔

۱۷۔ محکمات و متشابہات کا بیان بھی ہے

۱۸۔ قسموں کا فلسفہ اور ان کی منطقی خوبیاں بھی مذکور ہیں

۱۹۔ قرآنی اعجاز و تحدی پر شافی بحث ہے

۲۰۔ مقطعات قرآنی پر مفصل اچھوتی بحث ہے

۲۱۔ موضوع قرآن و سُوَر کا ذکر ہے خلاصہ مضمون ربط و ضبط و ترتیب و تعلقات سُوَر و آیات کا بیان موجود ہے۔

۲۲۔ ہستی باری تعالیٰ۔ توحید۔ رسالت۔ آخرت۔ قضا و قدر۔ نجات اور اصول ایمانیات کا مدلل بیان ہے۔

۲۳۔ معیارِ صداقت اور نبوت اور ان کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۲۴۔ فضائل و محاسنِ قرآن کا ذکر ہے۔

۲۵۔ مناظرانہ مباحث بھی ہیں۔ یورپ و مغرب کے اعتراضات کے دندان شکن حقیقی محققانہ جوابات اور موازنۂ مذاہب ہے۔

۲۶۔ صوفیانہ نکات بھی ہیں۔ اپنے رؤیا و کشوف و الہامات روحانی فیضان و سیر روحانی کا ذکر بھی ہے۔

۲۷۔ مادیت و روحانیت اور انفرادیت و اجتماعیت کی ہم آہنگی و صحیح قرآنی تصویر زندگی کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کو ضرورتِ زمانہ اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ثابت کیا گیا ہے۔

الغرض اس تفسیر میں بہت کچھ ہے یہ تفسیر اسلامی برکات و تاثیرات کا ایک گرانقدر مجموعہ و بے مثال خزانہ ہے۔ جو غیر اسلامی تہذیبوں بالخصوص مغربی تہذیب کے مزعومہ چیلنج کا بے نظیر جواب ہے۔ جیسا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی ایک عالمگیر روحانی پھلجھڑی تھے۔ ایسا ہی اس پیشگوئی کے مصداق کی یہ تفسیر کبیر بھی عالمگیر نورانی پھلجھڑی ہے جو ساری دنیا کو منور کرنے والی ہے۔

تفسیر کبیر کے متعلق علامہ نیاز فتحپوری کی رائے

فرماتے ہیں:۔

(الف) "تفسیر کبیر دیکھنے کی چیز نہیں حرزِ جاں بنانے کی چیز ہے"

(ملاحظاتِ نیاز صفحہ ۱۱۶)

(ب) "اس دوران میں تفسیر کبیر برابر پیش نظر رہی۔ اور رات کو تو بالالتزام دیکھتا ہوں۔ میں نے اسے کیسا پایا یہ بڑی تفصیل طلب بات ہے لیکن مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ میرے نزدیک یہ اردو میں بالکل پہلی تفسیر ہے جو بڑی حد تک ذہنِ انسانی کو مطمئن کر سکتی ہے"

...."اس میں شک نہیں کہ آپ کے ادارہ نے اس تفسیر کے ذریعے سے جو خدمت اسلام کی انجام دی ہے وہ اتنی بلند ہے کہ آپ کے مخالف بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء" (ایضاً صفحہ ۱۴۲)

(ج) حضرت کی تفسیر کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے۔ اور اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعۂ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ (ایضاً صفحہ ۱۴۴)

احمدی تراجم قرآن کریم اور ان کی خصوصیات و امتیازات

زیورک کا فری روزنامہ "ٹاگس انزیگر" اپنی ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء کی اشاعت میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جماعت احمدیہ یہ خصوصیت رکھتی ہے کہ یہ صحیح اسلامی تصورات کی علمبردار ہے اس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے رکھی جن کا وصال ۱۹۰۸ء میں ہوا اور جنہیں ان کے پیرو مہدی موعود یقین کرتے ہیں۔ دیگر خدمات کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی ایک اہم خدمت یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کے مستند تراجم شائع کئے ان تراجم نے خصوصاً مغربی دنیا میں اسلامی فکر کا جو قاہرہ کے انداز فکر سے ممتاز ہے، بہتر شعور پیدا کیا ہے"

(بحوالہ اخبار بدر قادیان ۱۴ اگست ۱۹۶۷ء)

غرضیکہ اس کے نکات جدیدہ و معارف عجیبہ و حقائق لطیفہ و دقائق غریبہ کو دیکھ کر انسان کو قرآن کریم کے زندہ کلام الٰہی اور ہر زمانہ کی انسانی ضرورتوں کا پورا کرنے والا لقمۂ زندگی ہونے کا کامل و محکم یقین ہو جاتا ہے۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

چونکہ قرآن آسمان سے دوبارہ مسیح موعود نے ہی لانا تھا۔ اس لئے صرف یہی تفسیر ضرورتِ زمانہ کے مطابق ہے۔ اور اسے پورا کرنے والی ہے۔ دوسرے مسلمان زعماء و علماء ایسی تفسیر لکھنے کے قابل ہی نہیں اس کی بعض وجوہات ملاحظہ فرمائیں:۔

۱۔ جماعت احمدیہ قرآن کریم کو تا قیامت دائم و قائم مانتی ہے۔ اس کے نزدیک اس کا ایک شعشہ تک بھی منسوخ نہیں۔ لیکن دیگر مسلم علماء اس کی پانچ آیات سے لے کر پانصد آیات تک منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور قرآن کریم کو ناقابلِ اعتماد ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ یہ قرآنی وعدہ حفاظت کے سراسر خلاف ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سلسلۂ نبوت کو دائمی قرار دیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کا یہی عقیدہ ہے مگر دیگر مسلمان سلسلۂ نبوت کو ختم قرار دیتے ہیں

۳۔ جماعتِ احمدیہ قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ کو وفات یافتہ تسلیم کرتی ہے لیکن دوسرے مسلمان ان کو جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر الآن کما کان مان کر عیسائیوں کی تائید کرتے اور آنحضرت صلعم کی ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۴۔ قرآن کریم کے مطابق مسیح موعود آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلعم کے فیضان کا نتیجہ ہے۔ لیکن مسلمان اس قسم کا فیضان تسلیم نہیں کرتے۔

۵۔ مسلمان صرف غیر نبی مجدد کی آمد کا دروازہ کھلا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن موجودہ صدی میں کسی مجدد کے قائل نہیں جبکہ جماعت احمدیہ کے نزدیک اس صدی کا مجدد مسیح موعود نبی اللہ کی صورت میں ظاہر ہو چکا ہے۔

۶۔ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ کے مطابق جماعت احمدیہ اسلام کے تازہ پھلوں پر یقین رکھتی اور ان کو پیش کرتی ہے۔ لیکن مسلمان ان پھلوں سے محروم و تہیدست ہیں۔

۷۔ جماعت احمدیہ قرآنی لدنی علوم کی قائل ہے

قرآن کریم کو علوم کا لازوال خزانہ سمجھتی ہے۔ مگر مسلمان اس کے علوم کو محدود قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے نئے علوم کا دروازہ بند مانتے ہیں اور لدنی علوم سے محروم ہیں۔ جلسہ اعظم لاہور میں ان کی محرومی بڑے واشگاف طور پر ظاہر ہو چکی ہے۔

۸۔ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ (نور) کے مطابق جماعت احمدیہ مانتی ہے کہ ہر خلیفہ خواہ نبی ہو یا غیر نبی لازماً امت محمدیہ ہی سے آسکتا ہے نہ کہ باہر سے۔ برخلاف اس کے مسلمان امتی کی بجائے اسرائیلی خلیفہ کی بیکار انتظار کو طول دے رہے ہیں۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں جن پر مسلمان قرآن کریم سے اختلاف رکھتے ہیں۔

۹۔ مسلمان نبی کی وحی کو دخل شیطان سے منزہ نہیں مانتے مگر جماعت احمدیہ نبی کی وحی کو دخل شیطان سے پاک مانتی ہے۔ اگر نبی کی وحی اس سے پاک نہ ہو تو امان اٹھ جاتا ہے۔

۱۰۔ مسلمان قرآن کریم کے خلاف اسلامی نظام خلافت کو ختم کر چکے ہیں۔ جو اس کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور اس کا نقطۂ مرکزی اور ان کی شیرازہ بندی کی حبل متین ہے۔

ایسے حالات میں ان مسلمانوں سے اسلامی حقیقی تصورِ حیات کی توقع رکھنا سراسر نادانی ہے بالخصوص جبکہ مسلمان صحیح اسلامی معاشرہ سے بے نصیب ہیں۔ اسے وہ دم نقد کہاں سے پیش کریں گے جبکہ اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صرف کامیاب ضروری لٹریچر ہی پیدا نہیں کیا جو زمانے کے تقاضے پورے کر رہا ہے بلکہ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے انہوں نے اسلام کے اعلیٰ نمونہ اور کردار کو پیش کرنے کے لئے ایک قابل و لائق جماعت بھی پیدا کر دی ہے۔ جو اسلام کی عملی قوتوں کا ثبوت ہے اور اس کے ساتھ علماء ربانی جو حقیقی ورثۃ الانبیاء اور مثیل انبیاء ہیں کی ایک زبردست جماعت بھی کھڑی کر دی ہے جو ہر چہار اطراف عالم میں اسلام کی حقیقی علمبردار ہے۔ اور اسلام کے انوار کی حامل ہے۔ وہ مغربی و مشرقی تہذیب کے بداثرات کو مٹانے کی پوری پوری اہلیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایثار و قربانی کا بے پناہ جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت ہے۔ اس نے اسلامی تصورِ زندگی اور اپنے عملی نمونہ سے سب کو حیران کر دیا ہے۔ اس کے سامنے دیگر تہذیبوں کے علمبردار دنگ رہ گئے ہیں۔ ان کے جھنڈے اس کے سامنے سرنگوں ہو چکے ہیں۔ انہوں نے میدان کارزار میں اس کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور میدان سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اس جماعت کے علمی و عملی زندگی کے کارناموں کی دھاک دلوں پر بیٹھ چکی ہے۔ اور اس کے کارنامے اور اثرات تمام ممالک میں جلوہ گر ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر اغیار کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں۔ اس وقت

جماعت احمدیہ کے ان کاموں کا ایک موٹا سا اندازہ اس بات کے ثبوت کے لئے پیش خدمت ہے۔ چونکہ اس کے ساتھ اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا کو دکھایا جائے کہ احمدیت نے آنحضرت کے کامل اتباع کرنے کے لئے کیا کیا عملی سنہری کارنامے سرانجام دئے ہیں۔

ہم اس جگہ قارئین کرام کی آگاہی کے لئے ان کارہائے نمایاں کے متعلق ایک نقشہ پیش کرتے ہیں جن سے احمدیہ تحریک [illegible] انقلاب کی نشاندہی ہوتی ہے جو ساری دنیا میں [illegible] آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہونے والا ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے مرکز ثانی ربوہ کے تحت جو تبلیغی کام سرانجام دیا جا رہا ہے اس نقشہ میں اسی کی تفصیل درج ہے۔ مرکز قادیان کے تحت جو کام ہو رہا ہے وہ بھی اندرون ہند کی حد تک نمایاں ہے۔ اور خدا کے فضل سے آٹھ دس لاکھ روپیہ سالانہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

ربوہ کے مرکز کے ماتحت ۱۹۷۳-۷۴ء کا جو بجٹ پاس ہوا ہے وہ ایک کروڑ ۶۷ لاکھ روپیہ کا ہے۔

بیرونی ممالک کے تمام احمدیہ مشنز جو خود کفیل ہیں وہ اپنی اپنی جگہ لاکھوں روپے کے بجٹ رکھتے ہیں۔

دنیا بھر کی جماعتیں مقامی طور پر اشاعت اسلام کے لئے جو روپیہ خرچ کرتی ہیں وہ مذکورہ بالا منظور شدہ بجٹوں کے علاوہ ہے۔

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" اور "فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ" کی سکیموں کے تحت رفاہ عامہ کے جو کام ہو رہے ہیں وہ بھی اپنی جگہ قریباً ایک کروڑ روپیہ کا مجموعی فنڈ رکھتے ہیں۔

مجموعی طور پر جماعت احمدیہ اسلام کی شوکت اور نشاۃ ثانیہ کے لئے اور ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لئے اس وقت قریباً اڑھائی کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہے اور یہ بجٹ ہر سال بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تعداد بھی بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ اور ہر نیا احمدی اس جذبہ کے ساتھ جماعت میں داخل ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے مال سے اور تمام ممکن ذرائع سے اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرے گا۔

اور ہم سمجھتے ہیں کہ دورِ جدید کے چیلنج کا یہی عملی جواب ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ دورِ جدید کا یہ چیلنج عنقریب اپنی موت مر جائیگا۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام خود ساری دنیا کے لئے ایک چیلنج بن جائے گا جس کے مقابلہ کی سکت نہ مشرق میں ہوگی نہ مغرب میں۔

نقشہ اگلے کالموں میں ملاحظہ فرمائیے

نمبر شمار	نام ممالک	تعداد مشنز	مساجد	مدارس عام	اخبار و رسائل	تراجم قرآن کریم	مبلغین و کارکن	ہیلتھ سنٹرز	سکولز ہائی و سیکنڈری
۱	ریاستہائے متحدہ امریکہ	۴	۴		۱		۴		
۲	ٹرینیڈاڈ	۱							
۳	گی آنا	۱	زیر تعمیر	۱	۱		۱		
	یورپ								
۴	انگلستان	۲	[illegible]		۲	مکمل ترجمہ	۷		
۵	سوئٹزرلینڈ	۱	۱				۲		
۶	سپین	۱							
۷	ہالینڈ	۱	۱		۱	ڈچ ترجمہ	۲		
۸	سکنڈے نیویا	۳	۱	۱	۱	سکنڈے نیوین زبان			
۹	جرمنی	۳	۲	-	۱	جرمن	۴		
۱۰	فلسطین	۱	۱	۱	۱		۲		
۱۱	مشرق وسطی	۸					۸		
	مشرقی افریقہ								
۱۲	کینیا	۹	۴	۱	۱	سواحیلی	۱۲		
۱۳	تنزانیہ	۱۱	۱۰	۳			۲۲		
۱۴	یوگنڈا	۵	۹	۳			۱۲		
	مغربی افریقہ								
۱۵	نائیجیریا	۲۳	۲۲	۱۱	۱		۸	۵	۵
۱۶	غانا	۲۲	۱۶۶	۳۳	۱		۵۵	۴	۸
۱۷	سیرالیون	۶	۴۵	۲۲	۱		۱۸	۵	۵
۱۸	آئیوری کوسٹ	۱		۱			۲		
۱۹	گیمبیا	۲	۳				۷	۲	۱
۲۰	لائبیریا	۱		۱			۲		
۲۱	ٹوگولینڈ	۱					۱		
۲۲	جنوبی افریقہ	۱			۲		۲		
۲۳	ماریشس	۱	۶	۱			۱		
۲۴	سیلون	۱					۱		
۲۵	برما	۱	۲				۱		
۲۶	ہانگ کانگ	۱							
	ملائیشیا								
۲۷	کوالالمپور	۱					۲		
۲۸	سنگاپور	۱					۳		
۲۹	سبا	۱					۱		
۳۰	جزائر فجی	۱	۲	۱	۱		۴		
	جاپان	۱					۱		
	فلپائن	۱					۱		
—	انڈونیشیا	۱۴	۷۰		۱		۱۶		
	میزان	۱۴۴	۳۵۱	۷۰	۱۶	۵	۲۰۶	۲۶	۱۴

تراجم قرآن کریم کے بارہ میں مزید عرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی چودہ زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ اس گوشوارہ میں صرف ان تراجم کا ذکر کیا گیا ہے جو طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں۔ باقی تراجم بھی ان شاء اللہ جلد شائع ہوں گے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کیلئے ایک اعزاز

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر انتظام ہر سال بعض علمی موضوعات پر تحقیقی مقالوں کے مقابلہ کے بعد انعامات تقسیم ہوتے ہیں۔ جماعت کے فاضل دوست بڑی عرقریزی کے ساتھ اپنے مقالے تیار کرتے ہیں۔ سال ۱۹۷۲ء کے مقابلہ میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل درویش ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے ایک علمی مقالہ "معبودِ حقیقی" کے عنوان سے بھجوایا تھا جس کو انعام ایک ہزار روپیہ کا مستحق قرار دیا گیا اور الفضل ۵ اپریل کے حوالہ سے ۱۲ مارچ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف کی طرف سے مکرم رانا محمد خان صاحب نے انعام وصول کیا۔ ہم مکرم مولوی صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا نواں جلسہ سالانہ!

غلامانِ محمدؐ کا بارونق اور روح پرور اجتماع۔ علمائے سلسلہ کی معلوماتی تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس رکن تبلیغی وفد

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار ۹ اپریل کو مدراس سے اڑیسہ کے تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہوئے دوسرے دن شام کو کیرنگ پہنچے۔ احباب کیرنگ نے بہت پر مسرت خوش آمدید کیا۔

کیرنگ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ پورا گاؤں احمدی ہے۔ اور اپنی تعداد کے لحاظ سے یہ ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت ہے ایک خوبصورت دو منزلہ مسجد احمدیہ میں پنجوقتہ نماز کے علاوہ تہجد باجماعت کا انتظام ہے۔

یہ باہمت جماعت گزشتہ نو سال سے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتی ہے جس میں اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے دوست ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں اس سال یہ جلسہ کے لئے ۱۳ اور ۱۴ اپریل کی تاریخیں مقرر تھیں۔ مہمان ۱۲ کو ہی آنا شروع ہو گئے تھے۔ خدا کے فضل سے خاصی رونق تھی۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بھی خوب تھا۔

پہلا دن

۱۳ اپریل کو ۹ بجے صبح مکرم حکیم محمد دین صاحب کی صدارت میں پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صدر جلسہ نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

نظم خوانی مکرم مجیب الرحمٰن نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے روح پرور پیغامات ترجمہ کر کے سنائے۔ اس کے بعد نعرہ ہائے سلسلہ ...

محترم صدر جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ اس قسم کے جلسے فریضہ تبلیغ کی ادائی کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔ جماعت کیرنگ کی یہ سعادت ہے کہ اس ... کافی محنت ... اور خرچ کر کے اس جلسہ کا انتظام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ...

پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب ... "اسلام کا اقتصادی نظام" کے عنوان ... آپ کی تقریر بہت ہی مدلل اور معلوماتی تھی۔ مکرم عبدالمجید صاحب ... نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد ... خاتم النبیین صلعم کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا ... دوجہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...

اور تعلق باللہ کا جو مقام ارفع حاصل ہوا نہ آج تک نہ کسی کو حاصل ہوا اور نہ آئندہ حاصل ہوگا۔ ہر قسم کے کمالات روحانی آپ پر ختم ہو گئے۔ فاضل مقرر نے آیت خاتم النبیین کی بہت عمدہ تشریح فرمائی۔

ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد زیر صدارت محترم مولانا امینی صاحب دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت مکرم حکیم محمد دین صاحب نے کی اور مکرم عبداللہ جلالی صاحب نے نظم پڑھی بلالی صاحب غیر مسلموں میں سے آ کر احمدیت قبول کی ہے بہت دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند نوجوان ہیں غیر مسلم رشتہ داروں نے جائداد وغیرہ کا لالچ دیکر ساتھ لے جانا چاہا مگر دولت اسلام کو انہوں نے نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے استقامت بخشے۔

مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ کٹک نے "تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کے ذریعہ پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کا تفصیل سے ذکر کیا۔

مکرم شیخ سلیم الدین نے اڑیہ زبان میں نظم پڑھی اس کے بعد خاکسار نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے عقلی اور نقلی دلائل سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کیا۔

مکرم رشید علی صاحب کی اڑیہ نظم کے بعد مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے مختلف مذہبی کتب کے حوالوں سے دلائل دے کر بتایا کہ دراصل تمام مذاہب کا موعود ایک ہی وجود ہے جو ظاہر ہونے والا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں عین وقت پر ظاہر ہوا۔ بعدہٗ مکرم حکیم محمد دین صاحب نے "انبیاء کی بعثت کی غرض" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے ھو الذی بعث فی الامیین ...... الخ کی تلاوت کر کے اس کی تشریح فرمائی۔ اور انبیاء کی بعثت کی ... مقاصد وضاحت سے بیان فرمائے۔

رات آٹھ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا دن

۱۵ اپریل کو دوسرے روز کا پہلا اجلاس صبح آٹھ بجے خاکسار کی صدارت میں شروع ہوا مکرم مولانا امینی صاحب نے تلاوت کی اور مکرم سیف الرحمٰن صاحب بی اے نے نظم پڑھی۔

مکرم مولوی خلیل الدین صاحب فاضل نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک عمدہ تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے عشق خدا، عشق قرآن عشق رسول اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب نے "مذہب اسلام مجھے کیوں پیارا ہے" کے عنوان پر اڑیہ زبان میں ایک مبسوط تقریر کی۔ مکرم شمس الحق صاحب نے ہندی نظم پڑھی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے وفات حضرت مسیح ناصری کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ مسئلہ اتنا سنگین صورت اختیار کر گیا تھا کہ اسی کو احمدیوں کے خلاف کفر کے حربہ کے طور پر استعمال کیا۔ لیکن آج دنیا کی اکثریت مسیح کی وفات کو تسلیم کرنے لگی ہے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم مولوی امینی صاحب کی ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض جلیل القدر پیشگوئیاں بیان کر کے ان کا پورا ہونا ثابت کیا۔ اور مخالفین احمدیت کی ناکامی اور جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیاں بہت ولولہ انگیز انداز میں بیان کیں۔

اس جلسہ کا آخری اجلاس شام کے چار بجے زیر صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب منعقد ہوا مکرم مولوی شمس الحق صاحب کی تلاوت اور مکرم سید ظفر الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی امینی صاحب نے مہمانان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ یہ مہمانان خصوصی تھے شری رادھا ناتھ رتھ حکومت اڑیسہ کے سابق وزیر مالی اور اڑیہ زبان کے کثیر الاشاعت روزنامہ "سماج" کے ایڈیٹر۔ مولانا امینی صاحب نے شری رتھ کے جماعت احمدیہ کے ساتھ گہرے ہمدردانہ مراسم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نہ صرف اپنے اخبار میں ہماری جماعت کے بارہ میں خبریں شائع کرتے ہیں بلکہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق طویل مضامین بھی شائع کرتے ہیں شری رتھ صاحب کے ہمراہ جناب سری نواس صاحب رتھ بھی مع اپنی بیگم کے تشریف لائے تھے۔

مولانا امینی صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پرامن اسلامی تعلیم کی علمبردار ہے۔ اور نہ صرف قومی یکجہتی کی حامی ہے بلکہ بین الاقوامی یکجہتی کی حامی ہے

مکرم سیف الرحمٰن صاحب کی اڑیہ نظم کے بعد شری رادھا ناتھ رتھ صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ میں جماعت احمدیہ کے اس روحانی اجتماع میں شرکت کو اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا ہوں اور جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ وہ مجھے ہر سال اپنے اجتماع میں مدعو کرتی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ میرا دیرینہ ذاتی تجربہ ہے کہ احمدیہ جماعت قیام امن اور قومی یکجہتی کے لئے برابر کوششیں کرتی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؐ نے سخت ضلالت اور گمراہی کے وقت مبعوث ہو کر دنیا کو ہدایت بخشی۔ اسلام شانتی کا مذہب ہے۔ اور اسی پیغام کو لے کر اب جماعت احمدیہ کے بانی مبعوث ہوئے ہیں۔

محمد حنیف خاں صاحب کی اڑیہ نظم کے بعد اس علاقہ کے سابق ایم ایل اے مسٹر بینیو بلیار سنگھ صاحب نے اڑیہ زبان میں تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کی پرامن تعلیمات، جوش اخلاقی اور دینی سرگرمیوں کو سراہا

مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اڑیہ زبان میں تقریر کی۔ خاکسار کی تقریر "ظہور امام مہدی" کے عنوان پر ہوئی خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر ؎

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے چار ادوار کا ذکر کیا۔

آخر میں مکرم سید مبشر الدین صاحب معلم وقف جدید نے جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک انذاری پیشگوئی بیان کر کے بتایا کہ یہ پوری شان کے ساتھ لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے۔

مکرم حسن خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند عربی اشعار سنائے۔

مکرم صدر جلسہ نے دو نکاحوں کا اعلان کرنے کے بعد جلسہ کے بخیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا

۱۱ سے ۱۶ اپریل تک روزانہ بعد نماز ظہر درس ہوتا رہا۔ جلسہ کے آخری اجلاس کے بعد خدام الاحمدیہ کا بھی ایک مختصر سا اجلاس ہوا جسے محترم امینی صاحب نے خطاب فرمایا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

:- درخواستہائے دعا :-

۱۔ مکرم کتور محی الدین صاحب جماعت احمدیہ میلاپالیم نے درویش فنڈ کی مد میں اٹھارہ روپے بھجوائے ہیں اور اپنے کاروبار میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔ خاکسار ابوبکر معلم وقف جدید مرکرہ

۲۔ خاکسار کی ٹانگ کی ہڈی خدا کے فضل سے جڑ گئی ہے اور ڈاکٹر نے چلنے کی اجازت دے دی ابھی بیساکھیوں کے سہارے چلنا ہوگا۔ کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمود احمد گلوب ٹلکنہ

۳۔ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ یادگیر نے تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت یادگیر کا چندہ لازمی سو فیصد وصول ہو گیا ہے۔ اور جماعت یادگیر کے لئے دعا کی درخواست کی ہے ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دعا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس کو کافی عرصہ سے جگر کی تکلیف چلی آ رہی ہے اور اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر

تبلیغِ اسلام کا کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر سکتی ہے!

کچھ اقتباسات کی زبانی ایک ناقابلِ تردید حقیقت کا واضح بیان

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مدراس

گزشتہ ایک صدی سے نفرِ مذلّت میں گرے ہوئے مسلمانوں کو پستی اور تنزّل سے نکالنے کے لئے رہنمایانِ دین اور اکابرِ امت کہلانے والوں کی طرف سے مختلف قسم کی تجاویز اور تدابیر پیش کی جاتی رہی ہیں۔ کسی نے مسئلہ خلافت کو اٹھایا کسی نے مغربی تعلیم اور تہذیب و تمدن کو ترویج دینے کی کوشش کی۔ کسی نے سیاسی اقتدار کے حصول میں مسلمانوں کی فلاح سمجھی۔ کسی نے صرف مسلمانوں کی اجتماعیت کو اس مسئلہ کا حل قرار دیا۔ لیکن بار بار کا تجربہ یہی بتاتا رہا کہ یہ تمام تجاویز و تدابیر نہ صرف بے سود رہیں بلکہ مرض کو اور بھی بڑھانے کا باعث ہیں۔

غرض دینِ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبود کے لئے جو بھی اٹھا بالآخر تھک ہار کر مسلمانوں کا مرثیہ پڑھنے پر ہی مجبور ہو جاتا ہے۔ اور کہہ دیتا رہا کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

تبلیغ اسلام کے دلچسپ منصوبے جو حُقّے کے دھوئیں میں تحلیل ہو گئے

اکابرِ امت کی طرف سے تبلیغ اسلام کے جو بھی منصوبے بنائے جاتے رہے وہ ابتدائی مرحلہ میں ہی ناکام و نامراد ہو جاتے رہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو:-

"ایک دن زمیندار (اخبار زمیندار لاہور) کے دفتر میں کسی نے کہا چین، جاپان، انگلستان جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں لیکن انہیں تبلیغ کون کرے؟

مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار نے فرمایا بات تو آپ نے ٹھیک کہی۔ احباب لگت صاحب! اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیجئے کہ اگر ہم ایک تبلیغی ادارہ کھول لیں تو کیسا ہے؟ ذرا مہر صاحب کو بھی بلوائیے۔ ...... آ گئے مہر صاحب! ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر یہاں لاہور میں ایک مرکزی تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلا دی جائیں تو کیا حرج ہے۔؟ کوئی دس لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ سات کروڑ۔ نہیں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی اگر ہر مسلمان سے ایک ایک پیسہ وصول کیا جائے تو کتنے روپے ہوئے؟

ریاضی کا سوال تھا کسی سے حل نہ ہوا۔ سب احباب دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اتنے میں مولانا نے کہا آٹھ کروڑ پیسے ہوتے ہیں نا؟ آٹھ کروڑ کو ۶۴ پر تقسیم کیجئے۔ ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے چلئے دس لاکھ ہی سہی۔ دس لاکھ بہت ہے۔ یہ مرحلہ تو طے ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن کن لوگوں کے سپرد کیا جائے؟ لیکن مبلغ بھی چوٹی کے آدمی ہوں۔ مثلاً ابوالکلام آزاد فرانس جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں اور ڈاکٹر اقبال کو چین بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب! آپ اور مہر صاحب مل کے اخبار سنبھالئے۔ میں تو اب تبلیغ اسلام کا کام کروں گا۔" کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا کہ مولٰنا! اس میں شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے لیکن روپیہ کیسے جمع ہوگا۔؟ آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ چاہیئے! آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کر دیجئے باقی کام ہم سنبھال لیں گے۔ مولانا نے فرمایا ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے۔ یہ کہہ کر منہ پھیر کر حقے کی نَے سنبھالی۔ انگوٹھا انگشتِ شہادت پر نیم دائرہ بناتا گھومنے لگا۔ اور اس تبلیغی ادارے کے اجزا حقے کے دھوئیں کے ساتھ فضاء میں تحلیل ہو کر رہ گئے!"

(چراغ حسن حسرت۔ مردم دیدہ ص ۱۵۱)

شرم کی بات

علامہ علاؤ الدین صدیقی رقمطراز ہیں:-

"کتنے شرم کی بات ہے کہ عالم انسانیت کفر و ظلمت کے طوفانوں سے گھرا ہوا ہے مگر دینِ حق کے پاسبان خاموش ہیں۔ ہم نے کتنے مبلغ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کے لئے بھیجے ہیں۔ ہم نے افریقہ کے تاریک بر اعظم میں اسلام کی کتنی شمعیں روشن کرنے کی کوشش کی ہے؟ ہمارے کتنے علماء دین ہیں جو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ کر اشاعت و تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔؟ ہم نے آج تک کتنے گمراہ انسانوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا۔؟ ہم نے اگر کچھ کیا تو صرف یہ کیا کہ جو لوگ حصارِ اسلام میں محفوظ ہیں انہیں اٹھا اٹھا کر باہر پھینکنا شروع کیا۔ ہم نے تکفیر بازی کی توپوں سے ملتِ اسلامیہ کے آہنی حصار میں جگہ جگہ شگاف پیدا کر دیئے ورنہ ... ہم ہاتھ دل سے اپنی ملت کے ... کرنا شروع کر دیا۔ ہم سے یہ نہ ہو سکا کہ باہر کے لوگوں کو بلا کر لاتے اور چمن اسلام کی رونق بڑھاتے لیکن جو پہلے موجود تھے انہیں دھکے دے دے کر باہر نکال دیا۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس گلشن کو ویران کر کے رکھ دیا۔" (کوہستان ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

ہائے حسرت

"ہم لوگ تو اس بات کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ ہم لوگ آئندہ کسی صدی میں بیرونِ ملک میں اسلام کی اشاعت کر سکیں گے جو ہمیں جان و دل سے عزیز ہے۔ ہم نے تو تبلیغی سرگرمیوں کا مفہوم فرقہ وارانہ بحث و تمحیص سمجھا ہے اور اسی کام میں مصروف رہ کر اپنی دنیا اور عاقبت کو نہ جانے سنوارتے ہیں یا بگاڑتے ہیں!!"

(شہاب لاہور۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۵ء)

حسرت و ناامیدی اور مایوسی و قنوطیت کے اظہار و اقرار کی فہرست لمبی ہے۔ چھوڑیئے اس اظہارِ حسرت کو ۔۔۔ ناامیدی مومن کی علامت نہیں۔ وہ کبھی اپنے رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ نے لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ فرما کر مایوسی اور ناامیدی کو کفر کی علامت قرار دیا ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ

اب آیئے تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمایئے!!

جب مسلمان چاروں طرف سے مایوسی کے شکار ہو گئے اور قنوطیت کے مہیب بادل ان کے قلوب پر چھا گئے تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے ایک مردِ مومن کو کھڑا کر دیا جس نے آ کر پکارا کہ ؎

اِسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

خدا تعالیٰ نے اس پکار اور دعائی قرۃ پر لبیک کہنے والوں کی ایک جماعت بنائی اور سعادت مندوں کی اس جماعت کے سپرد تبلیغ اسلام کی عظیم الشان اور عالمگیر مہم فرمائی۔ اور اسلام کی عالمگیر روحانی فتح کا سہرا اس جماعت کے لئے مقدر فرما دیا!

چنانچہ اس جماعت نے اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے تمام وسائل اور ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر ممکن قربانی کی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دشمنانِ اسلام کو ہر محاذ پر شکست پر شکست دی۔ اور دے رہی ہے۔

آج جماعتِ احمدیہ نے اکنافِ عالم میں تبلیغ کا ایک نہایت وسیع اور مضبوط نظام قائم کر رکھا ہے۔ چنانچہ ان خطوں میں جہاں عیسائی گرجوں کی گھنٹیاں بجا کرتی تھیں جب وہاں مساجد کے بلند و بالا میناروں سے روزانہ پانچ وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی شیریں اور دلربا آواز بلند ہوتی ہے تو لوگ حیران ہوتے ہیں کہ اس ماحول میں یہ آواز کیسی؟ لیکن رفتہ رفتہ وہ توحید کی اس پکار سے مانوس ہو جاتے ہیں اور اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کی ان مساعی کے نتائج کے بارہ میں بعض آرا ملاحظہ فرمایئے:-

۱۔ جناب عبد الوہاب عسکری عراقی نمائندہ مؤتمر اسلامی ان الفاظ میں جماعت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں

"جماعت احمدیہ کے افراد نے دینِ اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں ... یہ لوگ اعلائے کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہی وہ سنتِ ناطقہ ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ اسلامی خدمات بجا لا رہے ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا درخشندہ مستقبل ان ہی سے وابستہ ہے"

(مشاہداتی فی سماء الشرق ص ۴۳-۴۵)

۲۔ روزنامہ "زمیندار" لاہور کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خاں صاحب جنہوں نے تبلیغ اسلام کے اپنے عجیب منصوبے کو حقے کے دھوئیں کی نذر کرنے کا ذکر کیا تھا یوں اعتراف کرتے ہیں:-

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء۔ دیوبند فرنگی محل

اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعتِ حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں؟ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا نقدان ہے فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔"

(زمیندار ۱۷ دسمبر ۱۹۲۶ء)

۳۔ جماعتِ احمدیہ کے عالمگیر مشن کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں یوں مرقوم ہے:-

"جماعتِ احمدیہ کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ، ماریشس اور جاوا میں بھی۔ اس کے علاوہ برلن، شکاگو اور لندن میں بھی ان کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ ان کے مبلغین نے خاص کوشش کی ہے کہ یورپ کے لوگ اسلام قبول کریں اور اس میں انہیں معتد بہ کامیابی بھی ہوئی ہے..... ان کے مبلغین ان حملوں کا بھی دفاع کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے اسلام پر کئے ہیں۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۴۷ء جلد ۲ صفحہ $\frac{۱۱۷}{۱۲۷}$)

۴۔ بلادِ عربیہ کے کئی رسائل و اخبارات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے معترف ہیں۔ ان میں سے صرف ایک کا اعتراف ذیل میں ملاحظہ ہو:- (ترجمہ)

"اسلام کی طرف منسوب ہونے والے تمام فرقوں میں سے صرف قادیانی فرقہ ہی زندہ اور بیدار فرقہ ہے.... اس کے یورپ اور مشرق میں پھیلے ہوئے تبلیغی مشن، مساجد اور مدارس دیکھنے سے آپ کو یقین ہو جائے گا کہ سچا اور مخلص مومن کون ہے اور کاذب کون"

(رسالہ التمدن الاسلامی دمشق الجزء السابع ۱۳۵۷ھ)

ایک طرف مسلم اکابرین کو اپنے تبلیغ اسلام کے منصوبے کو بروئے کار لانے کیلئے ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں سے صرف دس لاکھ روپیہ وصول کرنا ناممکن نظر آیا تھا اور اس منصوبے کو جھٹکے کے دھوئیں میں تحلیل کر دینا پڑا تھا تو دوسری طرف اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیاں کو جاری رکھنے کے لئے جماعتِ احمدیہ جو ابھی صرف ایک کروڑ کی تعداد میں ہے سالانہ سوا دو کروڑ روپیہ سے زائد خرچ کر رہی ہے بفضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ اور نصرت [illegible] فنڈ کی لاکھوں لاکھ روپے کی سکیمیں [illegible] علاوہ ہیں

غرض اللہ تعالیٰ [illegible] اس زمانہ میں [illegible] وسیع پیمانے پر [illegible] رنگ میں دنیا [illegible]

یہ تبلیغ اسلام کا شرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور فرزندِ روحانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا فرمایا ہے
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

مغرب سے سورج کا طلوع اور تاریک برِاعظم افریقہ میں اسلام کی ضیاء پاشیاں

حضرت مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی علامات میں سے ایک علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا بیان فرمائی تھی چنانچہ مغربی ممالک میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کے آثار نمودار ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

آج افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہو رہا ہے اور نورِ اسلام کی ضیا پاشیاں تاریک برِاعظم افریقہ، افریقہ کو منور کر رہی ہیں۔

یہاں یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ برِاعظم افریقہ عرب کے عین مغرب میں واقع ہے۔ اس طرح رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ سورج مغرب سے — عرب کے مغربی علاقہ سے — طلوع ہوگا۔ آج پورا ہو رہا ہے۔ برِاعظم افریقہ قادیان (ہندوستان) کے بھی مغرب میں واقع ہے۔ جہاں حضرت مخبرِ صادق کے فرزندِ جلیل نے دعوےٰ فرمایا ہے۔ اور جن کی جماعت کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس طلوعِ شمس کا انتظام فرمایا ہے۔

آسمانی قرنا

اس مضمون کے آخر میں سلطان البیان حضرت مصلح موعودؓ کے ایک وجد آفرین خطاب میں سے ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"اے مشرق و مغرب کی زمینوں کے بسنے والو! سب خوش ہو جاؤ اور اپنی گردنوں سے نکال دو کہ آخر وہ دولہا جس کی تم کو انتظار تھی آ گیا۔ آج تمہارے لئے غم اور فکر جائز نہیں۔ آج تمہارے لئے حسرت و اندوہ کا موقع نہیں۔ بلکہ خوشی و شادمانی کا زمانہ ہے۔ مایوسی کا وقت نہیں بلکہ امیدوں اور آرزوؤں کی گھڑیاں ہیں۔ پس تقدس کے سنگھار سے اپنے آپ کو زینت دو اور پاکیزگی کے زیوروں سے اپنے آپ کو سجاؤ کہ تمہاری دیرینہ آرزوئیں بر آئیں اور تمہاری صدیوں کی خواہشیں پوری ہوئیں۔ تمہارا ربّ خود چل کر تمہارے گھروں میں آ گیا اور تمہارا مالک آپ تمہاری رضامندی کا طالب ہوا۔ 〃〃

〃〃 آؤ آؤ! کہ ہم سب اپنے بچوں والے تنازعات کو بھول کر اس کے فرستادہ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ اور اس کی حمد کے ترانے گائیں اور اس کی ثنا کے نغمے پڑھیں اور اس کے دامن کو ایسی مضبوطی سے پکڑ لیں کہ پھر وہ ہاتھ کبھی ہم سے جدا نہ ہو آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام)

بھارت کی جماعتوں کے تمام عہدیداروں کی خدمت میں

دِلی شکریہ اور جزاکم اللہ احسن الجزاء

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہم محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۳-۱۹۷۲ء کے مالی سال میں سے کامیابی کے ساتھ گزر آئے ہیں اور بھارت کی اکثر جماعتوں نے اپنا لازمی چندوں کا بجٹ سو فیصد پورا کر دیا ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کے تمام عہدیداران نظارت ہذا کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ ہمارے قابلِ احترام سیکرٹریان مال نے بڑی محنت اور کوشش اور پُرخلوص جد و جہد سے اپنے فرائض ادا کئے ہیں۔ اور جماعت کے دوستوں اور بہنوں نے بڑی فرض شناسی کے ساتھ اپنی ضروریات کو مؤخر کر کے اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کی بہترین جزا بخشے۔ آمین۔

ان حلقوں کے وہ مبلغین اور معلمین بھی نظارت ہذا کے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے جماعتوں کی پوزیشن بہتر بنانے میں مدد دی۔ اور ہمارے انسپکٹران بیت المال کی خدمات بھی قابلِ قدر اور لائق تعریف ہیں جنہوں نے طویل ترین دورہ کرنے کی صعوبت اٹھائی اور نظارت ہذا کی سرخروئی میں ممد ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

چند جماعتیں ایسی بھی ہیں جو ابھی تک اپنا پورا چندہ ادا نہیں کر سکیں لیکن اطلاعات آ رہی ہیں کہ وہ سو فیصد کی حد تک پہنچنے کی پوری کوشش کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں کامیاب فرمائے۔

درویش فنڈ کی مد میں چند ہزار کی کمی رہ گئی ہے۔ گو خدا کے فضل سے جماعت کے تمام افراد اس فنڈ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے بعض حقیقی مجبوریوں کے باعث یہ کمی واقع ہوئی ہو۔ جو احباب اپنی حقیقی مجبوری کے باعث اس سال درویش فنڈ ادا نہیں فرما سکے ان سے درخواست ہے کہ اب ۷۴-۱۹۷۳ء میں ادائیگی فرما دیں۔

یکم مئی ۱۹۷۳ء سے ہمارا نیا مالی سال شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو بہتر رنگ میں انجام دینے کی توفیق بخشے۔ تا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا عظیم کام جلد از جلد اپنی تکمیل کو پہنچے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی حکومت ساری دنیا کے دلوں پر جلد قائم ہو سکے آمین۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نظارت ہذا کو بہتر رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادتیں:- ۱۔ عزیزم عبد الحمید ظفر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{۹}{۴}$ کو لڑکا عطا فرمایا۔ یہ بچہ مکرم حافظ سعادت علی صاحب شاہجہانپوری کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے
خاکسار مظہر حسین صابر قادیان

۲۔ اللہ تعالیٰ نے عزیزم ناصر احمد صاحب ابن مکرم مخدوم حسین صاحب موذن سنجار (فیصلے) کو مورخہ $\frac{۲۶}{۳}$ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید کا نواسہ ہے۔ نام داؤد احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
ایڈیٹر

درخواستہائے دعا:- ۱۔ خاکسار امسال بی اے فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار محمد عبد اللہ آہنگر

۲۔ خاکسار کے خلاف مقامی ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے بد نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار شیخ عزیز الدین احمد کٹک۔

۳۔ خاکسار کا لڑکا عزیز سید پرویز افضل بی ایس سی پارٹ فرسٹ کا اور بھانجا عزیز سید احمد بی ایس سی فائنل کا امتحان دے رہے ہیں دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار سید حمید الدین احمد خورشید پور

۴۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی ملازمت سے برطرف ہیں دوبارہ ملازمت ملنے کیلئے دعا فرمائی جائے خاکسار محمد سعید اللہ بنگال

محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر قرارداد ہائے تعزیت

(۱) مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ محترم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید کہ لندن سے بذریعہ برقیہ یہ غمناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان ۲۴/۲۵ شہادت (اپریل) درمیانی شب کو داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رضاعی فرزند نیز حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے حقیقی برادر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بہنوئی اور حضور کے معتمدین خصوصی میں سے تھے۔

آپ کے سپرد جو بھی کام ہوا اُسے آپ نے اپنے والد ماجدؓ کی طرح نہایت زیرکی، معاملہ فہمی، دُور اندیشی، متانت اور حد درجہ انتظامی صلاحیت اور دُعاؤں کے ساتھ بپایۂ تکمیل پہنچایا۔ ہر کام آپ کی عظیم صلاحیتوں کے اس میں اُجاگر ہونے کی وجہ سے عظیم شاہکار نظر آتا تھا۔ آپ کو مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں خدمات جلیلہ کی توفیق ملی۔ ماہانہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کا ایک طور پر احیاء آپ کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے اس کی مالی بنیاد کو مضبوط کیا۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے چیئرمین آپ منتخب ہوئے لیکن دیگر خدمات دینیہ کی خاطر آپ نے یہ عہدہ ترک کر دیا تھا۔ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل تھے۔ جس کو آپ نے ترقی کی شاہراہ پر ڈالا۔ اس کی عمارت کو اپنے طور پر روپیہ فراہم کر کے ترقی دی۔ اس میں افریقہ، انڈونیشیا وغیرہ غیر ملکی طلباء کی ایک کثیر تعداد تعلیم پاتی ہے جو اُردو سے ناآشنائے محض ہوتی ہے۔ ان کو علوم دینیہ سے بذریعہ زبان اُردو بہرہ ور کرنا سہل امر نہیں ہے۔ آپ نے جامعہ میں طبّی کلاس بھی جاری کی۔

آپ افسر جلسہ سالانہ ہوتے تھے۔ اس کا ہر سال نہایت وسعت پذیر ہونے والا کام جو نہایت مشکل ہوتا ہے اس طرح بسہولت و بطریق احسن تکمیل پذیر ہوتا گویا یہ بہت سہل کام ہے۔ اس دفعہ آخری جلسہ سالانہ کی حاضری قریباً سوا لاکھ تھی۔ جس کے اکثر حصہ کے قیام و طعام کا اہتمام و انصرام کیا جاتا ہے۔ آپ کو دیکھنے والے حیران ہوتے کہ آپ نہایت سکون سے اس کام میں منہمک ہوتے۔ اور مہمان مطمئن جاتے۔

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ناظر خدمت درویشان مقرر ہوئے۔ اس خدمت میں آپ کے نائب محترم مرحوم تھے۔ اور حضور کے سریر آرائے خلافت ہونے پر مرحوم بطور ناظر اس خدمت پر متعین ہوئے۔ یہ کام نہایت کٹھن ہونے کے علاوہ نہایت وسیع ہے۔ قادیان کی ہر سہ انجمنوں بلکہ ان کے صیغہ جات کی جزئیات تک سے واقفیت اور نگرانی اور لاینحل مسائل کی تہ تک پہنچنے اور اُن کا حل تلاش کر لینے کا ملکہ فطرۃً آپ کو ودیعت ہوا تھا۔ آپ ان انجمنوں کے تعلیمی، تبلیغی اور مالی حالات اور مرکز قادیان کی جملہ تعلیمی، اخلاقی اور اقتصادی وغیرہ امور کے بارے میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ ان انجمنوں کے تحت کام کرنے والی کوئی دو صد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سود و بہبود کا پورا خیال رکھتے تھے۔

درویشانِ قادیان کے بہت سے اقارب اور اولاد ان سے جُدا ہیں۔ اس وجہ سے بھی ان کے مسائل گوناگوں ہیں۔ آپ اس بارے میں مکمل معلومات رکھتے تھے۔ ہر ایک کے دکھ اور صدمہ میں غمخواری کرتے اور خوشی میں اظہارِ مسرت کر کے شریک ہوتے۔ اور سب ہی یہ محسوس کرتے کہ آپ کا رنگ گویا ہر ایک خاندان کے ایک فرد بلکہ سربراہ کا ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ سے اس عظیم خادمِ احمدیت کے انتقالِ پُرملال پر تعزیت کرتے ہیں کہ جن کا ہر لمحہ خدمتِ دین کے لئے وقف تھا۔ اور دراصل کام کی زیادتی کا بوجھ ہی بالآخر جان لیوا ثابت ہوا۔

درویشانِ قادیان آپ کے اِن خصوصی رابطہ کی وجہ سے آپ کی علالت کے آغاز سے ہی بے حد فکرمند تھے۔ اور نہایت درد و کرب اور سوز و گداز سے آپ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ انّا بھا اقبہ لمحزونون ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا۔

ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں درجاتِ رفیعہ سے نوازے اور آپ کے اہل بیت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور جو قومی خلا آپ کی وفات حسرت آیات سے پیدا ہوا ہے اسے اپنے خاص فضل اور رحم سے پُورا فرمائے آمین۔

اس قرار دادِ تعزیت کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، خاندان حضرت میر ناصر نواب صاحب، اور آپ کے برادر نسبتی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں اور الفضل و بدر کو بھجوائی جائیں۔ اور بوساطت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ان کے رفیق ہائے کار صدر انجمن احمدیہ، جامعہ احمدیہ اور دار الیتامیٰ سے تعزیت کی جائے۔

(۲) مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان ۲۸ اپریل۔ حضرت میر داؤد احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر مدرسہ احمدیہ قادیان میں محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی زیر صدارت ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی نور الاسلام صاحب کی تلاوتِ قرآن پاک کے بعد محترم صاحب صدر نے حضرت میر صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ مناقب اور مدرسہ احمدیہ قادیان کے ساتھ ان کی گہری وابستگی کا ذکر فرما کر تمام اساتذہ کرام اور طلباء کو مرحوم میر صاحب کے صفاتِ حسنہ پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی بعدہٗ مندرجہ ذیل قرار دادِ تعزیت مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سُنائی:-

مورخہ ۲۶ اپریل کو بذریعہ تار یہ اندوہناک اور جانکاہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ و ناظر خدمتِ درویشاں رحلت فرما گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت میر صاحب کی اس غیر متوقع اور اچانک وفات پر مدرسہ احمدیہ قادیان کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر یہ قرار داد منظور کی گئی کہ :-

محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب کی اس جواناں مرگ پر مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء اپنے گہرے اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ خصوصاً اس لحاظ سے بھی کہ وہ جماعت احمدیہ کی دینی درسگاہ کے پرنسپل و سرپرست تھے۔ جس نے اِس وقت چار دانگِ عالم میں اسلام کی برتری اور افضلیت کی دھاک بٹھا دی ہے۔ محترم حضرت میر صاحب نے جامعہ احمدیہ کی علمی، عملی اور ظاہری و باطنی ترقی سے متعلق اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کیں۔ اور اپنے بزرگ والد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے صحیح رنگ میں خلفِ رشید اور عین مثیل ثابت ہوئے۔ آپ انتظامی، علمی، عملی اور محبت و شفقت کے لحاظ سے ایک متاثر کن، سراپا جد و جہد اور دل موہ لینے والی شخصیت رکھتے تھے۔ دوسروں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے اور حتی المقدور ہر ایک کی دلداری اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ چونکہ خود جامعہ احمدیہ کے پرنسپل تھے اس لئے مدرسہ احمدیہ سے بھی انہیں خاص دلچسپی تھی۔ اور اس کی ترقی اور حوصلہ افزائی ہمیشہ اور ہر رنگ میں فرماتے رہے۔ ناظر خدمتِ درویشان ہونے کے لحاظ سے جملہ درویشان سے اُن کا محبت اور شفقت بھرا تعلق تھا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے جملہ اُمور کی نگرانی نہایت محنت و جانفشانی سے فرماتے، نیز جلسہ سالانہ ربوہ کے افسر ہونے کی حیثیت سے انتظامی امور کو نہایت خوش اسلوبی اور احسن طریق سے نبھاتے رہے۔ جس کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ سوا لاکھ سے زائد مہمانانِ کرام کی تواضع اور دیگر انتظامی امور کا کام اپنی صحت اور آرام کا خیال کئے بغیر سرانجام دیتے رہے۔

الغرض حضرت میر صاحب مرحوم کی شخصیت اپنے اندر گوناگوں خصوصیات رکھتی تھی۔ آپ کی وفات سے جماعت میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا بظاہر ناممکن نظر آ رہا ہے۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے داماد تھے اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بھتیجے۔ آپ کی وفات سے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم صدمہ ہوا ہے۔ اس موقع پر ہم اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت میر صاحب مرحوم کے جملہ اہل خاندان و خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر گہرے دکھ کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنے قربِ خاص میں جگہ دے، جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی میر صاحب مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بہتر رنگ میں دین کی خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس قرار داد کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، بیگم حضرت سید میر داؤد احمد صاحب، مکرم سید میر مسعود احمد صاحب، مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر اور اخبار بدر قادیان کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(۳) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی قادیان

آج بتاریخ ۲۶ اپریل یہ افسوسناک اطلاع

ملی کہ محترم حضرت میر داؤد احمد صاحب رحلت فرما گئے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان نے مندرجہ ذیل تعزیتی قرار داد منظور کی:۔

محترم میر داؤد احمد صاحب سلسلہ کے لئے انتہائی مفید وجود تھے۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ اور ناظر خدمت درویشان یہ تو آپ کے امتیازی حیثیت کے مستقل عہدے تھے ان کے علاوہ بیشتر ایسے عارضی کام تھے جو یکے بعد دیگرے آپ سے انجام پاتے رہے۔ اور بسا اوقات ایک ہی وقت میں کئی امور آپ سرانجام دیتے رہے۔ افسر جلسہ سالانہ ہونے کی حیثیت سے جس خوش اسلوبی اور انتھک محنت سے ایک لاکھ سے زائد مہمانوں کے قیام وطعام کا جو انتظام فرماتے وہ یقیناً قابلِ ستائش تھا۔ دوسری طرف باوجود کثرتِ کار کے طبیعت ایسی شگفتہ رہتی کہ سرسری دیکھنے والا آپ کی مصروفیات کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔ اصولوں کے انتہائی پابند ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد شفیق اور خلیق واقع ہوئے تھے۔ ایک لمبے عرصہ تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی حیثیت سے خدام کی نہایت احسن رنگ میں رہنمائی فرماتے رہے۔ افسوس کہ ہم مرحوم کی اعلیٰ صلاحیتوں اور شبانہ روز خدمات سے محروم ہو گئے۔

اس ناگہانی المیہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترم میر مسعود احمد صاحب اور محترم میر محمود احمد صاحب اور محترم میر صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اور بارگاہ ارحم الراحمین میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو محترم میر صاحب مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

(۴) لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ولوکل قادیان

آج مورخہ ۲۶ اپریل بذریعہ تار لندن سے یہ صدمہ جانکاہ اور اندوہناک خبر موصول ہوئی کہ ۲۵ اپریل کو حضرت سید داؤد احمد صاحب ربوہ میں وفات پا گئے ہیں انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ حضرت سید داؤد احمد صاحب حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے داماد اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ فارغ التحصیل علم ہونے کے بعد سے آخری دم تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمتِ سلسلہ بجا لاتے رہے۔ آپ افسر جلسہ سالانہ، پرنسپل جامعہ احمدیہ اور ناظر خدمتِ درویشان کے فرائض کو آخری دم تک سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا وجود ہم درویشان قادیان کے لئے انتہائی اطمینان اور تسکین کا باعث تھا۔ چنانچہ آپ ہمارے ہر دکھ سکھ غمی خوشی میں ہر وقت شریک رہتے۔ خدا تعالیٰ آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل کرے آمین۔

آپ کی وفات سے ممبرات لجنہ اماء اللہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ آج کے اس غیر معمولی اجلاس میں حضرت سید داؤد احمد صاحب کے اس سانحۂ ارتحال پر جملہ عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ولوکل قادیان اور جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ (بیگم حضرت سید داؤد احمد صاحب) محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ حضرت سید مسعود احمد صاحب۔ حضرت سید محمود احمد صاحب۔ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ و جملہ افرادِ خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت سید داؤد احمد صاحب کو اپنی قربت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آپ کے اہل وعیال اور جملہ عزیز و اقارب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ قرار داد تعزیت منظور ہے اس کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ (بیگم حضرت سید داؤد احمد صاحب) حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ حضرت سید مسعود احمد صاحب۔ حضرت سید محمود احمد صاحب اور حضرت مرزا وسیم احمد صاحب۔ [illegible] سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور اخبار "بدر" کو بھجوائی جائیں ؛

○

صدقات کے متعلق سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم ارشاد

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات و ترقی کی راہ میں رکاوٹوں کے پیشِ نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹ ہائے جلسہ سیرۃ النبی صلعم بغرضِ اشاعت موصول ہوئی ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش شائع کرنے سے معذرت ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو مزید خدمت کی توفیق بخشے آمین۔ (ایڈیٹر)

۱۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد
۲۔ " " شموگہ
۳۔ " " بھدرواہ
۴۔ " " شورت
۵۔ جماعت احمدیہ برہ پورہ
۶۔ " " ہاری پاری گام
۷۔ " " پونچھ
۸۔ " " جموں۔

ولادت

مورخہ ، رفروری خاکسار کے بیٹے عزیز نعیم احمد عارف کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ نام "شگفتہ بشریٰ جبیں" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے خادم دین ہونے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے تمام احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: مستری محمد حسین درویش قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:۔

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں:۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ امینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ:۔ "Autocentre" فون نمبرز 23-1652 / 23-5222